رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجالانیوالا اکیلا اخبار ہر ماہ ... شائع ہوتا ہے

يهدى الله لنوره من يشاء

نور

KHILAFAT LIBRARY

ایڈیٹر ایس محمد یوسف

۱- اسلام ... برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی حقیقت ظاہر کرنا

۲- سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرائض کو ادا کرنا

۳- دیگر مذاہب کے حملوں کا کامل اور صحیح جواب دینا

۴- راعی اور رعایا کے تعلقات کو مستحکم کرنا

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے تین روپیہ ۳

ایک روپیہ بارہ آنے ۱/۱۲

دوستوں سے دس روپیہ ۱۰

پانچ روپے ۵

ممالک غیر سے آٹھ شلنگ

جلد ۲ | اخبار نور قادیان ۲۰ شوال المکرم مطابق ۲ اپریل ۱۹۲۹ء | نمبر ۱۲

دوستوں کا صفحہ

نور کیلئے تین خریدار جناب بابو محمد خورشید صاحب احمدی سب اورسیر نہر لکھتے ہیں۔ کرم اخی المکرم شیخ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ کے فضل سے میں اپنے علاوہ دو اور خریدار بہم پہنچانے کے قابل ہوا ہوں۔ لہٰذا آپ براہ کرم تین پرچے ایک سال کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر جاری کردیں۔ تینوں اخباروں کی قیمت ایک ہفتہ کے اندر اندر بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہوگی وی۔ پی بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ بطور یاد دہانی عرض کرتا ہوں کہ پیشتر ازیں بھی ایک خریدار دے چکا ہوں۔ انشاء اللہ آئندہ کوشش بھی جاری رکھوں گا۔ اطمینان فرماویں اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ چند روز تک آپ کی تازہ تصانیف "باوا نانک کا مذہب" جس قدر تعداد میں ممکن ہو سکا منگواؤنگا۔

نور۔ شکریہ اللہ آپ کو اجر عظیم دے۔ آجکل آپ ایسے مہربانوں کی سخت ضرورت ہے۔ اگر چند ایک بھی آپ جیسے کرم فرما پیدا ہو جائیں۔ تو میں اخبار کے بوجھ سے کسی حد تک بے فکر ہو کر اپنی سب توجہ قرآن پاک کے ہندی ترجمہ کیطرف دے سکتا ہوں۔

نور کیلئے دس روپے۔ جناب مکرم بابو محمد عالم خان صاحب اکونٹنٹ دس روپے نور کے فنڈ میں بھیجتے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

> **جن بھائیوں پر بھروسہ**
> کر کے ۳ مارچ کے اخبار کے ساتھ ان کی خدمت میں جوابی کارڈ بھیجے گئے ہیں مجھے ہر طرح توقع رکھنی چاہئے۔ کہ یہ دوست جلد سے جلد اپنے جواب باصواب سے مطلع فرمائینگے۔ (ایڈیٹر)

جناب بابو صاحب موصوف نور کے نہ صرف پرانے خریدار ہیں بلکہ سرپرست ہیں۔ اگر سا ٹھ ایسے کرم فرما پیدا ہو جائیں تو میں ایک سال کے واسطے اخبار کیلئے کوئی نائب رکھ کر اپنی سب توجہ فرقان حمید کے ہندی ترجمے کیطرف دے سکتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں ایک سال تک یہ ترجمہ مبارک ختم کرلوں گا۔ بھائیو کیا چھ صد روپیہ میں یہ خدمت اسلام کا عظیم مہنگا ہے نہیں ہرگز نہیں۔ یہ تو چھ ہزار کیا اگر چھ لاکھ پر بھی میسر آسکے تو زہے قسمت

محبت کا مقابلہ۔ جناب ملک سردار خان صاحب پاڑی سے لکھتے ہیں۔ کہ ایک دوست کے ذریعہ آپ کا خط ملا اب پھر نور آپ نے جاری فرما دیا۔ مجھے نور سے محبت ہے اور بہت بڑی محبت ہے۔ آپ وی۔ پی کردیں۔

نور۔ وی۔ پی کی اجازت کیلئے شکریہ اگر نور سے آپ کو محبت ہے تو ایڈیٹر نور کو بھی آپ سے محبت ہے۔ باقی رہا یہ سوال کہ کس کی محبت زیادہ ہے۔ اس کی جو جدائی اختیار کرتا ہے یا وہ جو جدائی کے نام سے کانپتا ہے۔ اب آپ خود ہی انصاف کرلیں۔ عیاں راچہ بیاں۔

محبت کیا چاہتی ہے۔ مکرم بابو ایوب احمد صاحب سٹیشن ماسٹر افریقہ سے لکھتے ہیں۔ کہ بقایا قیمت اخبار نور آٹھ شلنگ ارسال خدمت ہیں مجھے نور سے واقعی محبت ہے اللہ کریم آپ کی تبلیغ کو وسیع فرمائے آپ میرا پرچہ سردار دلیپ سنگھ صاحب .... کے نام جاری کردیں۔

یہ نور سے اچھی محبت ہے کہ آپ اسے دلیپ سنگھ کیطرف منتقل کر رہے ہیں۔ نور کو آپ سے زیادہ محبت ہے اس لئے

اخبار نور قادیان دار الامان مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۲۹ء — جلد ۲۰ نمبر ۱۲

نور اینڈ سنز کی تیر بہدف و شہرہ آفاق دوائیں

KHILAFAT LIBRARY

اکسیر البدن

رجسٹرڈ از گورنمنٹ عالیہ

جملہ دماغی جسمانی اور اعصابی کمزوریوں اور عوارض کے دور کرنیکا ایک ہی علاج ہے۔ کمزور کو زور آور اور زرد رو کو شہ زور بنانا اسی دوا کا کام ہے۔ اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ عمدہ صحت بلکہ پر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دیں۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت جسمیں ساٹھ گولیاں ہیں پانچ روپے۔ محصول ڈاک علاوہ

اکسیر البدن نے میری کایا پلٹ دی جناب مراد بخش صاحب فلائی کور کوہاٹ چھاؤنی سے لکھتے ہیں: کہ جب سے اکسیر البدن کا استعمال شروع کیا ہے پٹھوں میں درد کی جو شکایت تھی وہ رفع ہو گئی۔ سستی میں کمی ہے۔ دماغ میں اٹھتے وقت جو چکر آتا تھا جاتا رہا دماغی کمزوری دن بدن دور ہو رہی ہے۔ پہلے درد کمر بہت رہتا تھا۔ اب درد سے بالکل آرام ہے۔ پیٹ میں جو گڑگڑاہٹ تھی وہ جاتی رہی۔ اب تو بھوک خوب لگتی ہے اس سے بڑھ کر اور کیا جادو اثر ہو سکتا ہے۔ اسی کو تو اکسیر کہتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنی پیاری صحت کی کچھ بھی قدر ہے۔ تو فی الفور اس کا استعمال شروع کر دیں جس سے آپ نئی زندگی حاصل کریں گے

موتی سرمہ

رجسٹرڈ

ضعف بصر۔ ککرے۔ خارش چشم۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ کوہانجنی۔ رتوندہ۔ ابتدائی موتیا بند غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جسے ڈاکٹر شیفتہ اور حکماء فریفتہ اور بوقت ضرورت بذریعہ تار منگواتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ و سیکرٹری بہشتی مقبرہ کی شہادت

آپ فرماتے ہیں کہ میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا لیکن آپکے سرمہ سے انکی آنکھوں کی سب کمزوری اور بیماری دور ہو گئی اور انکی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل ٹھیک اور درست ہو گئی۔ اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور بعد آپکے اتفاقاً یہ محض فائدہ عام کیلئے ان الفاظ کو اس غرض کیلئے آپ تک پہنچاتا ہوں کہ اسکو ضرور شائع کر دیں تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں۔"

ست سلاجیت

خون پیدا کرتی۔ قوت جسمانی کو بڑھاتی۔ ابتدائی سل دق دمہ۔ کھانسی ریزش کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی بدن کو فربہ ہڈیوں کو مضبوط اور درد کمر کو دور کرتی ہے دماغ کو طاقت دیتی اور [illegible] کو موقوف کرتی ہے مرد عورت بچے بوڑھے سب کیلئے یکساں مفید اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں ہوتی قیمت فی چھٹانک ایک روپیہ بارہ آنے محصولڈاک علاوہ۔

مرزا محسن بیگ صاحب نقشہ نویس بھٹنڈہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کی ارسال کردہ ست سلاجیت بہت مفید ہوئی دو چھٹانک اور بھیج دیجئے۔

موتی دانت پوڈر

(رجسٹرڈ)

ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ میلے دانت جملہ امراض کا گھر ہیں یہ پوڈر نہ صرف یہی کہ آپ کے دانتوں کو موتیوں کیطرح چمکا کر پھولوں کی سی مہک پیدا کرے گا۔ بلکہ انہیں فولاد کیطرح مضبوط بنا کر جملہ امراض دندان سے نجات دیگا۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

مینیجر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی شہادت جناب مولوی محمد دین صاحب بی اے سابق مسلم مشنری امریکہ حال مینیجر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان لکھتے ہیں۔ کہ میں نے یہ موتی دانت پوڈر استعمال کیا بہت مفید پایا۔ علاوہ دانتوں کو سفید اور صاف رکھنے کے یہ مسوڑھوں کے عوارض کیلئے بھی نہایت مفید ہے۔

اکسیر معدہ

یہ کون نہیں جانتا کہ کمزور معدہ انسانی زندگی کو نکما بنا دیتا ہے گرمی کے موسم میں تو قریباً ہر ایک معدہ کمزور ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ درد شکم۔ اپھارہ۔ باؤ گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ بدہضمی۔ کمی بھوک ترش ڈکاریں۔ جی کا متلانا ہیضہ۔ پیچش۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ آنکھوں اور دماغ کی کمزوری گرمی کی شدت وغیرہ کو دور کرنے کے لئے تیر بہدف ہے۔ اس کے استعمال سے مندرجہ بالا امراض سے کلی نجات ہو جاتی ہے۔ یہ دوا ہر ایک بال بچے والے گھر میں ہر وقت موجود رہنی چاہئیے بری اور بحری سفر میں اس کا پاس رکھنا بدرجہ غایت مفید ہے۔ صحت کا مدار قوی معدہ پر ہے۔ اگر آپ کو کھانا خوب ہضم ہوتا ہے۔ وقت پر بھوک لگتی ہے تو آپ کے لئے سادہ غذا بھی نعمت عظمیٰ سے کم نہیں ہے۔ اگر یہ بات نہیں۔ تو پھر مرغن اور لذیذ غذائیں بھی محض وبال ہیں۔ اسلئے اگر آپ اپنے معدہ کو قوی بنا کر لطف زندگی سے بہرہ اندوز ہونا چاہتے ہیں تو آج سے اکسیر معدہ کا استعمال شروع کریں قیمت ایک شیشی صرف دو روپے۔ جو کئی ماہ کیلئے کافی ہے۔ خوراک صرف ۳ رتی۔

اکسیر جریان

اس نامراد موذی مرض سے بڑھ کر اور کوئی خطرناک روگ نہیں یہ اندر ہی اندر گھن کی طرح انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتا ہے۔ سر میں درد۔ چہرہ زرد۔ طبیعت سرد۔ ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے دل اکتایا ہوا۔ بھوک مری ہوئی۔ غرضیکہ یہ نامراد بیماری انسان کو زندہ در گور بنا دیتی ہے۔ اکسیر جریان اس نامراد مرض کا بہترین علاج ہے۔ قیمت دو روپے چار آنے۔ محصولڈاک علاوہ

راحت بخش سفوف

یہ مجرب اور لاجواب سفوف ہے۔ جو اپنے حیرت انگیز کرشموں کی بدولت چاروں طرف سے خراج تحسین حاصل کر رہا ہے۔ کئی گھرانے خدا کے فضل اور اس کے کرشمہ مسیحائی کی بدولت اولاد کی بے بہا دولت سے مستفیض ہو چکے ہیں۔ اولاد کے خواہشمند ایک بار ضرور اسے استعمال کریں۔ قیمت پانچ روپے۔ محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ

مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

میں آپ سے کیا لینا چاہتا ہوں اور اُس کے عوض میں آپکو کیا دینا چاہتا ہوں

KHILAFAT LIBRARY

ہر ایک ذی حس مسلمان اس امر کا بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ اسلام کا شاندار مستقبل اور دنیا کی نجات قرآن پاک کی اشاعت میں مضمر ہے۔ اور قرآن پاک کی اشاعت کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ جس قوم کو ہم دولت اسلام سے مالا مال کرنا چاہتے ہیں۔ اس قوم کی زبان میں ہی قرآن پاک کا ترجمہ شائع کریں۔ اسی اہم پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے باوجود بے مائیگی بے سروسامانی اور بے لفیاعتی کے اور پھر باوجود قدم قدم پر بیرونی روکوں اور سدود کے محض اللہ کے کرم اور فضل سے قرآن پاک کا گورمکھی ترجمہ میں نے کیا۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر اور کرم ہے کہ اسنے محض اپنے فضل سے ایسے غیبی سامان بھی پیدا کر دئے۔ جس سے امید ہے کہ انشاء اللہ بہت جلد یہ چھپ کر گورمکھی دان لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ جائے گا۔

اب میرے سامنے دوسرا سوال فرقان حمید کے ہندی ترجمہ کا ہے۔ ہندی دان لوگوں کی تعداد لاکھوں نہیں کروڑوں ہے کہ جو نور اسلام سے بے بہرہ ہیں۔ ایسے لوگوں کو نور اسلام سے منور کرنے کے لئے بہترین ذریعہ قرآن پاک کا ہندی ترجمہ ہے بیشک ہندوستان پر مسلمانوں کی حکومت بھی رہی اور سینکڑوں سال تک رہی ہندوستان میں آج بھی کروڑوں ہی مسلمان ہونگے۔ اگر وہ چاہیں تو سینکڑوں زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم چھپوا کر چار دانگ عالم میں پھیلا سکتے ہیں۔ مگر دوسری طرف میں اپنی بے لفیاعتی کا کسی اور کی نسبت زیادہ علم رکھتا ہوں۔

اخبار کی اشاعت اس قدر قلیل بلکہ اقل ہے۔ کہ اسے ظاہر کرتے ہوئے بھی شرم دامنگیر اور علاوہ ازیں بعض اوقات حد درجہ کی پریشانی اور درماندگی سے بھی دوچار ہونا پڑا ہے۔ آئندہ خدا بچائے۔ کام میں روکیں پیدا کرنے والے تو بہت۔ مگر ہمدرد کم۔ باوجود ان مشکلات کے پھر بھی میرا یہ عقیدہ ہے کہ خدا پر بھروسہ عزم راسخ اور خود اعتمادی کے سامنے بڑی سے بڑی مشکل آسان۔ پہاڑ پرکاہ اور سمندر بھی ایک ریت کے معمولی ٹیلہ سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔

دوستوں کو اس امر کا بخوبی تجربہ ہو چکا ہے اور اسکے متعلق میں اپنے گذشتہ اخبار کے اشو میں بخوبی روشنی ڈال چکا ہوں۔ کہ باوجود قدم قدم پر روکوں عدیم الفرصتی کے میں نے دو سالوں میں ہی قرآن پاک کے گورمکھی ترجمہ کو مکمل کر لیا جس کے متعلق حضرت مولوی شیر علی صاحب جناب میر محمد اسحٰق صاحب فاضل جناب مفتی محمد صادق صاحب وغیرہم کی زبردست شہادتیں موجود ہیں۔ کہ یہ ترجمہ بہت اعلٰے نگیں اور لطیف اور شیریں ہے۔ اب یہ آپ کا تجربہ کار سپاہی ایک دوسرے عظیم الشان میدان میں قدم رکھ رہا ہے یعنی فرقان حمید کا ہندی ترجمہ جہاں تک ترجمہ کے کرنے کا سوال ہے۔ مجھے اللہ کے فضل سے اس کی چنداں فکر نہیں۔ ہاں اس کی تکمیل کے لئے مجھے دوستوں کے تعاون کی اشد ضرورت ہے اب میری صحت اس قابل نہیں کہ میں ایک ہی وقت میں اخبار کا کام بھی کروں اور فرقان حمید کا ہندی ترجمہ بھی۔ اس کے لئے میں دوستوں سے صرف اس تھوڑی مدد کا خواہشمند ہوں۔ کہ ہر ایک بھائی نور کے کم از کم دو دو خریدار پیدا کر دے۔ اور جس سے مجھے ماہوار پچاس روپے کی بچت ہو سکے۔ اور اس سے میں کوئی نائب ایڈیٹر رکھ کر اپنی سب توجہ قرآن حمید کے ہندی ترجمہ پر لگا دوں۔ نور کی موجودہ اشاعت تو اس قدر قلیل بلکہ اقل ہے کہ یہ تو اپنے اخراجات بھی بمشکل پورے کر رہا ہے۔ اس عظیم الشان کام کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر دوست ہمت کریں۔ تو ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی یہ معمولی مطالبہ پورا کر سکتے ہیں۔

بہر حال اگر دوست ہندوستان میں اسلام کا مستقبل شاندار دیکھنا چاہتے ہیں۔ اگر دوست کروڑہا مخلوق کو جو صرف ہندی ہی جانتی ہے۔ اسے نور اسلام سے منور دیکھنا چاہتے ہیں۔ اگر دوست اشد مخالفین کے جوار بھاٹا کو رد کرنا چاہتے ہیں۔ اگر دوست ایسی کروڑہا مخلوق کو جو قرآن پاک کی برکات اور اس کے معرفت سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے اسلام پر بدظن ہے اُسے اسلام کا گرویدہ بنانا چاہتے ہیں۔ تو انہیں فی الفور اس کار خیر میں ایک مجاہد سپاہی کا ہاتھ بٹانے کے لئے آگے بڑھنا چاہئے میں آپ سے کیا چاہتا ہوں۔ ہر ایک دوست سے صرف دو دو خریدار اگر خریدار مہیا نہ کر سکو تو پھر ہر ایک دوست اپنی گرہ سے قیمت ادا کر کے ایک سال یا ڈیڑھ سال کے لئے کسی سکھ یا آریہ کے نام اخبار نور جاری کرائے بعض بھائی اپنا پرچہ ہی کسی سکھ یا آریہ کے نام منتقل کرا دیتے ہیں۔ مگر اس سے نور کے فنڈ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا اگر آپ نہ تو کوئی خریدار ہی پیدا کر سکیں۔ اور نہ ہی گرہ سے قیمت ادا کر کے کسی سکھ یا آریہ کے نام اخبار جاری کرا سکیں تو پھر آپ کو ایڈیٹر نور کی کتب کا سٹ* جس کی اصلی قیمت چھ روپے آٹھ آنے ہے۔ مگر نصف قیمت تین روپے چار آنے ہے یہ قیمتی سٹ ایک اپنے لئے خرید لیں۔ اور ایک اپنے کسی دوست کو اس کی خریداری کے لئے آمادہ کریں۔ میرا یہ کہنا بھی بے جا نہ ہوگا۔ کہ یہ سٹ آریوں اور سکھوں کے متعلق اس قدر قیمتی معلومات کا تبلیغی ذخیرہ ہے۔ کہ بقول جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے۔ پلیڈر گڑگانوہ یہ سب کتابیں موجودہ زمانہ کی زبردست آرٹلری ہیں جس

* اس سٹ کی تفصیل صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ ہو

سے ہر اسلامی تبلیغی لشکر کو مسلح ہونا چاہئے اور اس تھوڑی سی مالی قربانی کے عوض میں آپ کو کیا دونگا قرآن مجید کا ہندی ترجمہ جس کے ساتھ ہندوستان میں اسلام کا شاندار مستقبل وابستہ ہے۔ اور جو آج اسلام کی سب سے زیادہ عظیم الشان اور بہترین خدمت ہے۔

لہذا آپ اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں اور فی الفور آگے بڑھیں۔ اور ایک مجاہد کا ہاتھ بٹائیں۔ اگر آپ کمر ہمت باندھیں۔ تو دو خریداروں کا پیدا کرنا یا پھر دو خریداران کی قیمت اپنی گرہ سے ادا کر دینا۔ یا پھر اڈیٹر نور کی تصانیف کے دو سٹ۔ عالی قیمت پر خرید کر اپنا اس عظیم الشان کار خیر کے مقابلہ میں کوئی بڑی بات نہیں۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے۔ خدا کے کام تو بہر حال ہو کر رہیں گے۔ اگر آپ سستی سے کام لیں گے۔ تو اس کار خیر سے محروم رہ جائینگے ایسے نیک کاموں میں حصہ لینے کے مواقع روز روز نہیں ملتے جو لوگ اس بابرکت کام میں حصہ لیتے انکی خوش قسمتی میں شبہ ہی کیا ہے؟ درحقیقت یہی لوگ حسنات دارین کے مالک ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

شذرات

آریہ سماج کسطرف جا رہا ہے

آریہ گزٹ کے رشی بودھ نمبر کے صفحہ ۱۰ پر لالہ سائیں داس جی۔ ایم۔ اے پرنسپل ڈی اے وی کالج لاہور لکھتے ہیں کہ (۱) ممبران سماج کی تعداد میں بڑھنے کی رفتار بہت کم ہو رہی ہے (۲) آریہ سماجیوں کی اولاد کئی حالتوں میں سماج کے ساتھ پریم نہیں رکھتی۔ جس کی امیدان سے قدرتی طور پر کی جاتی ہے۔ (۳) بہت سے آریہ سماجی ہفتہ وار جلسوں میں شامل ہونے کی پرواہ نہیں کرتے"

یہ اقتباس تبلاتا ہے کہ آریہ سماج ترقی کی طرف نہیں جا رہا ہے۔ اور اس کی ایک خاص وجہ ہے کہ آریہ سماج نے جس قدر دیگر مذاہب پر حملہ آور ہونے کے لئے زور دیا اتنا آریت پن کو اپنوں میں داخل کرنے کی کوشش نہیں کی۔

آریہ سماج کیا ہے؟

اخبار ہندو کے ۲۰ر فروری ۱۹۲۹ء کے پرچہ میں بھائی پرمانند ایم اے نے ایک سوال اٹھایا ہے۔ کہ آریہ سماج کیا ہے؟ کہ آیا یہ قومی تحریک ہے یا کوئی نیا مذہب ہے"؟ بھائی پرمانند مدتوں آریہ سماج میں رہے۔ مگر وہ اس بات کا بھی فیصلہ نہ کر سکے۔ کہ آریہ سماج ایک قومی تحریک ہے؟ یا کوئی نیا مذہب؟

اگر کوئی ہم سے پوچھے تو ہم یہی کہینگے کہ اس وقت تک آریہ سماج نے نئے مذہب ہونے کی نسبت قومی تحریک کا زیادہ ثبوت دیا ہے۔

ذات پات اور آریہ سماج

آریہ گزٹ کے رشی بودھ نمبر میں لالہ سورج بھان ایم۔ اے لکھتے ہیں۔ کہ ذات پات کے مسئلے کے متعلق ہم (آریہ سماجی) ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھے۔ کتنی جنتا (لوگوں) نے یہ مان لیا ہے۔ کہ ذات پات گن کرم (صفات) سو کھاؤ پر مبنی ہے اور کتنے آریہ سماجی ہیں جو یہ مانتے ہوئے شادیوں میں ذات پات کی پرواہ نہیں کرتے۔

کیا یہ اقتباس کسی حاشیہ کا محتاج ہے۔ آریہ سماج اگرچہ پلیٹ فارم پر تو ذات پات کا قائل نہیں۔ مگر یہ عملی زندگی میں لیا ہی راسخ العقیدہ ہے۔ جیسا کہ ایک سناتنی یہ اسلام کو ہی شرف ہے کہ اگر آج کوئی شخص مسلمان ہوتا ہے۔ تو وہ ہمارے گوشت کا پوست ہے۔ اور مسلمانوں کو اس کے ساتھ روٹی اور بیٹی کے تعلقات وابستہ کرنے کے لئے کوئی جھجک نہیں ہوگی۔

آریہ سماج اور وید

آریہ گزٹ کے اسی پرچہ میں یہی صاحب آگے چلکر لکھتے ہیں۔ کہ نہ ہی ویدوں کو ہر دلعزیز بنانے میں آریہ سماج زیادہ کامیاب رہا ہے۔ اور کہنے کو تو چاہے کچھ کہا جائے آریہ سماج عام جنتا (لوگوں) میں ان کے پڑھنے کے لئے کوئی شوق پیدا نہیں کر سکا۔

آریہ سماج دور دور سے ویدوں کی عزت کرتا ہے لیکن ان کے پاس جانے کا حوصلہ نہیں رکھتا۔ آج پچاس سال سے ویدک پرچار کے باوجود ہر ایک آریہ سماجی یہی سمجھتا ہے کہ ویدوں کا پڑھنا اس کا کام نہیں"

کیا یہ اقتباس خود اپنی منہ بولتی تصویر نہیں۔ کہاں پلیٹ فارم پر آریہ سماج کی ویدک پکار اور کہاں یہ عملی حالت۔ آریہ سماج اگر لوگوں کو ویدک گیان سے مستفیض کرنا چاہتا ہے۔ تو سب سے اوّل اسے ویدوں کا ہندوستان کی عام زبانوں میں فی الفور ترجمہ کر دینا چاہئے۔ اس وقت تک جو آریہ سماج کو ویدوں کے ترجمہ کا حوصلہ نہیں ہوا۔ یہ بات تبلاتی ہے کہ یا تو عمداً کسی مصلحت کے سبب آریہ سماج ترجمہ کرنا پسند نہیں کرتی۔ اور یا پھر آریہ سماج میں کوئی ایسا ودوان نہیں۔ جو اسکا ترجمہ کر سکے۔

آریہ سماج یورپین تہذیب کے سامنے جھک رہا ہے

یہی صاحب آگے چلکر اسی آریہ گزٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ اب ایک نیا خطرہ دن بدن بڑھ رہا ہے۔ جس کے آگے اگر ٹھیک دھیان نہ دیا گیا تو آریہ سماج ٹھہر نہ سکیگا۔ کیا مغربی تہذیب اور فیشن کے آگے ہماری آریہ تہذیب یا ہماری سادگی وغیرہ کے پرانے آدرش مسرخم کئے ہوئے نظر نہیں آتے"

کمال پاشا کی یورپین ہیٹ پر طعنہ زن ہونے والی آریہ سماجی ذرا اس اقتباس کو غور سے پڑھیں۔ میں خود کمال پاشا کی یورپین ہیٹ کے حق میں نہیں ہوں۔ مگر ایسے طعنہ زن آریہ سماجیوں کو غور کرنا چاہئے۔ کہ لبعض حالتوں میں وہ دونوں ایک ہی کشتی میں ہیں۔

آریہ سماج دہریت کیطرف جا رہا ہے

یہی صاحب اسی آریہ گزٹ کے پرچہ میں آگے چلکر لکھتے ہیں۔ کہ "کیا ناستکتا (دہریت) کی لہر بہت سے آریہ دلوں میں گھر نہیں کر رہی یہ خیال کہ مذہب کی کوئی ضرورت نہیں۔ آریہ سماج کے تعلیم یافتہ طبقہ میں بھی زور پکڑ رہا ہے۔ اور ہمارے کئی بھائی جا رہے وہ یہ کہنے کے لئے طیار نہ ہوں۔ اسی لہر میں بہے جا رہے ہیں اگر اس لہر کو تھامنے کے لئے کوئی کوشش نہ کی گئی۔ تو آریہ سماج میں وہی چند لوگ دکھائی دیں گے۔ جن کے لئے سماج میں رہنا ہیٹ کا سوال ہوگا۔ نہ کہ روح کا"

کمال پاشا وغیرہ کی اصلاحات کو مدنظر رکھ کر اسلام پر

KHILAFAT LIBRARY

بھبتی اڑانے والا آریہ پریمی ذرا اس اقتباس کو غور سے پڑھے

آریہ مذہب کو ہر ایک نہیں سمجھ سکتا

آریہ گزٹ کے اسی پرچہ (رشی بودھ نمبر) میں لالہ برج لال بی اے ایل ایل بی لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"آریہ سماج کا دھرم اور فلاسفی بہت مشکل ہے۔ اور دقیق مسئلہ جات پر مبنی ہے۔ جنکو سمجھنے کے لئے گیان اور قابلیت کی ضرورت ہے۔ اگیانی پرش ویدک دھرم کو سمجھنے کے لئے قاصر رہتا ہے۔"

گویا اس کا مطلب یہ ہوا کہ آریہ دھرم اور اسکی فلاسفی کو ہر ایک نہیں سمجھ سکتا۔ اور یہ مذہب صرف چند ودوان پنڈتوں کے لئے ہی ہے۔ نہ کہ عوام کے واسطے۔ کیا ایسا دھرم عالمگیر کہلا سکتا ہے۔ اب اس کے مقابلہ میں ذرا اسلامی فلاسفی ملاحظہ ہو "لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ" یعنی اللہ ایک ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔ بتلایئے اب آریہ سماج اور اسلام میں کون سا مذہب عالمگیر کہلانے کا مستحق ہے۔

آریہ سماج کے نزدیک دہریہ کون ہے

اسی آریہ گزٹ کے رشی بودھ نمبر کے صفحہ ۲۹ پر یہ لکھا ہے۔ کہ "بارہویں صدی عیسوی سے لیکر آج تک کے پیدا ہونے والے مختلف فرقوں اور متوں کو جن میں عام طور پر مروجہ سنت مت بھی شامل ہے میں ناستک مت (دہریہ مذہب) سمجھتا ہوں۔ جس کسی مت نے وید بھگوان کی تعلیم کو اس کے گورو (وقار) کو کم کرنے کی ناواجب حرکت کی ہے۔ اور وید بھگوان کی نندا (تردید) کی ہے۔ اسے ہم آریہ لوگ ناستک سمجھتے ہیں۔" گویا اس نقطۂ خیال سے پرمیشور کا دم بھرنے والے برہموست سری اکال کا جیکارہ بلانے والے سکھ اور اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرنے والے مسلمان وغیرہ سب اسی ذیل میں آتے ہیں۔

ویدک شریعت قابل اصلاح ہے

اسی پرچہ میں آگے چلکر صفحہ ۳۰ پر درج ہے۔ کہ "قانون وراثت کو ہی لیجئے منو جی مہاراج نے یہ قانون بنا دیا۔ اور آج کل عدالتوں میں بھی یہی قانون رائج ہے کہ اگر ایک کھتری برہمنی عورت سے شادی کرے اور اس سے اولاد پیدا کرے۔ تو وہ اولاد اس کھتری کی ناجائز اولاد ہوگی۔ اور اس لئے اس اولاد کو اس کھتری کی جائیداد نہیں مل سکیگی۔ بلکہ وہ اس جائیداد سے محروم کردی جائے گی۔ اس لئے جب تک یہ نقصان دہ قانون منو جی مہاراج کا بنایا ہوا رائج ہے۔ آپ کتنے ہی لیکچر دیں۔ اور پہلے ہی انسانی مساوات پر مضمون لکھیں عملی طور پر آپ ذات کی قید سے رہائی نہیں پاسکتے۔

اندریں حالات جبکہ منو جی مہاراج کا قانون جاری ہے اور جبکہ رشی دیانند نے کوئی اپنا علیحدہ قانون پیش نہیں کیا۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا آریہ سماج ذات پات سے ہندو قوم کو آزادی دلا سکیگا۔۔۔۔ یہ تو امر مسلمہ ہے کہ ابھی تک آریہ سماج ہندو ذات پات کے بندھنوں کو ایک سوتر بھی ڈھیلا نہیں کرسکا اور نہ ہی قریبی زمانہ مستقبل میں ایسا کرنے کی امید کی جاسکتی ہے۔"

پہلا نتیجہ

صاف ظاہر ہے۔ کہ آریہ سماج کے نقطۂ نگاہ میں ویدک دھرم کی وہ شریعت جو ہزارہا سال سے ہندو مذہب میں رائج ہے۔ وہ ادھوری اور نامکمل ہے۔ مگر آریہ سماج کا یہ خیالی فتوے ہزارہا سال کی مروجہ شریعت کو باطل نہیں کرسکتا۔ جب تک کہ آریہ سماج وید منتروں کے استنباط سے اپنے پکش یا پہلو کو حق بجانب ثابت نہ کرے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرسکتا اور پھر بھی نئی شریعت وضع کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ ایسی شریعت اپنے اندر کوئی دوام اور استقلال نہیں رکھتی۔ بلکہ ہر زمانہ کے حالات کے ماتحت ڈھالی جاسکتی ہے۔ اور ایسی شریعت جس کے پیچھے ہم خود چلنے کو طیار نہوں۔ بلکہ ہر زمانہ کے لحاظ سے اسے اپنے پیچھے چلاسکیں کیا یہ شریعت شریعت کہلانے کے قابل ہوسکتی ہے۔ اسے ہر ایک معقول پسند بہتر سمجھ سکتا ہے۔

دوسرا نتیجہ

دوسرا نتیجہ یہ ہے۔ کہ باوجود پچاس سالہ ان تھک کوشش کے ابھی تک آریہ سماج ذات پات کی قید کو ذرہ بھر بھی ڈھیلا نہیں کرسکا اور نہ آیندہ کرنے کی کوئی امید ہوسکتی ہے۔ دراصل یہ فوقیت صرف اسلام کو ہی ہے۔ کہ اگر آج ایک بھنگن بھی مسلمان ہو تو اسے ایک مسلمان نواب اپنی بیگم بنا سکتا ہے۔ اور اسکی اولاد جائز طور پر اپنے باپ کے ورثہ کی مالک بن سکتی ہے اس کا نام ہے مساوات اور لوگ سبھی مساوات کے بھوکے ہیں۔ اگر مسلمان ذرا بھی ہمت سے کام لیں تو کروڑہا وہ اونے یا اچھوت کہلانے والی مخلوق جو ایک فریق کے نزدیک راندہ درگاہ ہے۔ اسلام کے نور سے منور ہونے کے لئے تیار ہے۔ خدا مسلمانوں کو توفیق دے۔

کبوتروں کی پنشن

یورپ کی پچھلی جنگ عظیم میں بے تار کا تار ٹیلیفون اور تاروں کے ذریعہ خبر پہنچانے کے علاوہ کبوتروں سے بھی خبر لانے اور پہنچانے کا کام لیا گیا۔ کبوتروں سے بڑی ہی ہوشیاری سے یہ کام لیا تہا۔ انگلینڈ کے ایک کبوتر نے گولی لگ جانے پر بھی ۱۰۵ میل اڑ کر ٹھیک جگہ پر خبر پہنچا دی تھی۔ انگلینڈ کے محکمہ جنگ کی طرف سے خبر نکلی ہے۔ کہ ایسے کبوتروں کو اب پنشن دیدی جائے گی۔ اور ان سے اس طرح کا کوئی کام نہ لیا جائیگا۔ ان کبوتروں کو دانہ پانی دینے کے لئے نوکر مقرر کردئے گئے ہیں۔

عجیب وغریب معلومات

چینی تعظیماً بجائے ٹوپی کے جوتے اتار کر تعظیم کرتے ہیں۔ تبت کے باشندے سال بھر میں ایک دو مرتبہ کپڑے تبدیل کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ وہ پھٹ کر بدن سے علیحدہ ہو جاتے ہوں گے۔ بیماری میں چینی لوگ عورت کا دودھ پیتے ہیں۔ جاپان میں بچوں کا دودھ اس وقت تک نہیں چھڑایا جاتا۔ جب تک کہ وہ خود نہ چھوڑ دیں۔ تبت کی یہ رسم عجیب ہے کہ وہ مردے کو آدھا جلا کر دفن کرتے ہیں۔ ہر شروع سال میں بادشاہ خود ہل چلاتا ہے۔ برہما میں پہلے پختہ مکان بنانا قانوناً منع تھا۔ چین میں جس کے کوئی لڑکا نہ ہو۔ تو اسے قرض نہیں ملتا پہلے لنکا میں جوتا پہننا قانوناً ناجائز تھا۔ اور بجز راجہ کے کوئی جوتا نہ پہنتا تھا۔ نہ عام لوگ راجہ کے سوا کرسی پر بیٹھتے تھے۔ جاپان میں مرد اور عورت اکٹھے نہاتے ہیں۔ چینی لوگ کسی عزیز یا دوست سے بجائے بغلگیر ہونے کے سونگھتے ہیں۔

کوریا میں جب کسی عورت کے بچہ پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ خود سب کام کرتی ہے۔ اور مرد بچہ بنکر ایک کونے میں پڑا رہتا ہے

پیارے نبی کی پیاری دعاؤں کا نقشہ

آیندہ نسل کی تعلیم و تربیت کی خاطر ازبس ضروری ہے کہ بچپن ہی سے اولاد اور مائیں

ماؤں کو ہر موقعہ کی دعا یاد ہو۔ تاکہ انہیں دعا کرنے کی عادت ہو جاوے۔ اس لئے گھروں اور نشستگاہوں اور مساجد میں زینت اور تقویت ایمان کی خاطر ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی اے نے خوشخط مع ترجمہ دو قطعات دعائیہ چھاپے ہیں۔ تاکہ بہ آسانی یہ دعائیں یاد ہو سکیں یہ دعائیں کیا ہیں نبی عربی کی زندگی کا پروگرام۔ پس ضروری ہے۔ کہ جماعت کے سیکرٹری صاحبان و پریزیڈنٹ صاحبان احباب کو ایسے قطعات گھروں میں آویزاں کرنے کی ترغیب دیکر اللہ کے نزدیک اجر کے مستحق بنیں۔ قیمت فی قطعہ دعائیہ ایک آنہ جو قریباً لاگت ہے۔

پتہ۔ ماسٹر عبدالرحمٰن بی اے۔ (مہر سنگھ) قادیان۔

نوٹ:۔ قطعات نمبر ا و نمبر ۲ تیار ہیں۔ دس قطعات پر محصول ڈاک دو پیسے۔

KHILAFAT LIBRARY

نادر خان کون ہے؟

نادر خاں افغان فوج کا کمانڈر انچیف تھا۔ اور فروری ۱۹۱۹ء میں جب امیر حبیب اللہ اول قتل کیا گیا۔ تو وہ جلال آباد میں تھا۔ اس کے بھائی نصر اللہ خاں فوراً ہی اپنے آپ کو امیر مشتہر کر دیا۔ اور اسے نادر خاں کی حمایت حاصل تھی۔ مگر جلال آباد میں افواج اس قتل پر سخت برافروختہ ہوئیں۔ انہوں نے نصر اللہ کو بادشاہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اور اپنے کمانڈر انچیف کو گرفتار کر لیا۔ اسی اثناء میں امان اللہ نے اپنے آپ کو کابل میں امیر اعلان کر دیا۔ اور نصر اللہ نے یہ دیکھکر کہ افواج اس کے ساتھ نہیں۔ اپنے دعاوی کو ترک کر دیا اور اپنے بھتیجے کو آداب بجا لانے کے لئے کابل گیا۔ نادر خاں بھی کابل گیا۔ مگر گرفتار ہو کر نصر اللہ کو ایک قیدخانہ میں ڈالا گیا۔ کہ جس سے وہ کبھی باہر نہیں آسکتا تھا۔ نادر خاں کو معاف کر دیا گیا۔ مگر اپنے کمانڈر انچیف کے عہدہ کو برقرار رکھنے کی اجازت نہ ہوئی اسے برگیڈیر کا گھٹیا درجہ دے کر افواج کی کمان کے لئے خوست بھیجدیا گیا۔ بحیثیت برگیڈیر چند ماہ بعد پھر سے اپنا موقع نصیب ہوا۔ جبکہ امیر کسیو جہ سے کہ جس کا صرف قیاس ہی کیا جاسکتا ہے ہندوستان کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا۔ اور اپنی افواج اور تمام نمازیوں کو حکم دیا کہ وہ فوری کارروائی کریں۔ قندہار کی جانب کوئی کارروائی نہ ہوئی۔ علاقہ جلال آباد کی افواج نے خیبر کی طرف حرکت کی۔ کہ جہاں انہیں روک دیا گیا۔ خوست میں نادر خاں نے ماتون کے مقام پر افواج جمع کیں۔ اور پھر سلسلہ وار کوچوں کے بعد وہ تھال کے سامنے ظاہر ہوئیں۔ وہ تھال پر قبضہ کرنے میں کامیاب نہ ہوا۔ مگر اس کا وہاں ظاہر ہونا بلاشبہ غیر متوقع تھا اور اس سے مہم کی برطانوی ترتیب میں تبدیلی کی گئی جب امدادی فوج پہنچی تو نادر خاں اپنی تیزی سے تھال سے ہٹ گیا۔ کہ اس نے اپنا کیمپ کھو دیا۔ جسے وزیریوں نے لوٹ لیا۔ مگر اس تمام معاملہ کو افغانوں نے ایک بھاری فتح سمجھا۔ چنانچہ نادر خاں ماتون ایک بڑے بھارے ہیرو کی حیثیت میں واپس آیا۔ اسے کابل میں طلب کیا۔ اور اعزازات سے لاد دیا گیا۔ اس فتح کی یادگار میں کابل میں ایک پتھر لگایا۔ جس سے یہ دکھایا گیا۔ کہ ایک افغان سپاہی نے برطانوی شیر کو زنجیر سے پکڑ کر چلایا۔ نادر خاں کو چند سال بعد پھر کمانڈر انچیف بنایا گیا۔ مگر اس نے چند ماہ ہی کمان رکھی۔ قلیل وقت تک گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنیکے بعد اسے پیرس کی سفارت گاہ میں افغان وزیر بنا کر بھیجا گیا۔ وہ زیادہ طویل مدت تک وزیر نہ رہا۔ مستعفی ہونے کے بعد افغانستان واپس آنے کی بجائے وہ فرانس ہی میں رہا۔ یہ اسکی مختصراً تاریخ ہے ہو سکتا ہے کہ افغانستان میں اس کے زیادہ پیرو ہوں مگر یقیناً اس کے کچھ زبردست دشمن بھی ہیں۔ جو اس بات کو دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ زیادہ دور نہ جائے۔

اخبار نور کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا ہر ایک بہی خواہ کا فرض اولی ہے (مینیجر)

گورو صاحب کے ایک پریمی اور حبدار کے خیالات

منشی غلام محی الدین صاحب چشتی سب پوسٹماسٹر کو شری گورو نانک صاحب سے خاص پریم ہے اور آپ کے دل میں یہ تڑپ اور لگن ہے۔ کہ گورو صاحب کے عقیدتمند آپ کی نصائح سے حقیقی رنگ میں مستفیض ہوں امید کہ آپ کا یہ مضمون توجہ

دعا کے متعلق حضرت گورو نانک جی مہاراج فرماتے ہیں

زاری کر من مانہ سائیں بے پرواہ
جو کچھ چاہے سو کرے تس کا کیا وساہ

یعنی رو رو کر دعائیں کرو گے۔ تو قرآن کے خادم کہلاؤگے اور تمہارا نام زندوں میں درج ہو گا۔

راقم الحروف کو مہاراج رحمۃ اللہ زمانہ حال میں عالم خواب میں ملے۔ آپ اپنے پاس بٹھلا کر محبت بھری نگاہوں سے اور نورانی آنکھوں سے جلوہ گر ہو کر فرمانے لگے۔ تیرے بھائی کیا کام کرتے ہیں۔ یہ فقرہ مہاراج رحمۃ اللہ علیہ نے بہت ہی تاکیدی الفاظ میں بیان فرمایا۔ اور مجھے خواب میں اس کی یہی تفہیم ہوئی۔ کہ حضرت باوا نانک صاحب کا قرآن پاک کے گورمکھی ترجمہ کی طرف اشارہ ہے۔ کہ اسکی جلد تکمیل ہونی چاہیئے۔ اور جس کام کرنیکے لئے اتنا بڑا بزرگ اور خدا کا پیارا اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اس کے حکم کو سر آنکھوں پر اٹھا دیں۔ اور تن من اور دھن سے اس کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کریں۔ تو پھر دنیا اور آخرت میں ضرور نہال ہو جاویں۔ آؤ ہم اس نیک تحریک میں حصہ لیکر اپنی وفاداری کا ثبوت دیویں۔ تاکہ مہاراج ہمارے لئے دعائیں کریں۔ آپ کے تاکیدی الفاظ کی ہم کو فرمانبرداری کرنی چاہیئے۔ وہ دولت کس کام کی جسکو خرچ کرنے کے لئے مہاراج حکم دیں۔ اور ہم لیت و لعل کریں وہ چیلا کیا۔ جس کا گورو تاکید کرے کہ ہم حکم دیتے ہیں۔ کہ خدا کے کلام کی اس طرح پر خدمت کرو۔ پس اس وقت خادم مرید مہاراج جی کا وہی ہو سکتا ہے۔ کہ جو اپنی فرمانبرداری کا جوہر بڑھ چڑھ کر دکھلاوے۔

KHILAFAT LIBRARY

چنانچہ مہاراج جی کا اپنے چیلوں کے لئے حکم ہے۔ کہ

سن من بھولے باوڑے گورو کی چرنی لاگ
ہر جپ نام دیا نہ ئے۔ توں جم ڈر پی دکھ بھاگ

یعنی اے نادان دل مرشد کے قدم پر لگ جا اور مرشد اگر .... خواب میں بھی چیلوں کی طرف پیغام بھیجے تو امتحان میں پورا اترنے کی کوشش کرے۔

خدا کیلئے اب چھوڑو لغزشیں — ذرہ سوچو باتوں کو ہو کر امیں
وہ صدق و محبت وہ مہر و وفا — جو نانک گرو سے رکھتے ہو تم پر ملا
دکھا دو گے زندہ آج اس کا اثر — اگر صدق ہے صدق دل واہ ہے
گرو نے تو کر کے دکھایا تمہیں — وہ رستہ چلو جو بتایا تمہیں
کہاں ہیں جو نانک کے ہیں خاکپا — جو کرتے ہیں اس کے لئے جاں فدا
کہاں ہیں جو اس کے لئے مرتے ہیں — جو ہر دم اک اس کا دم ہی کرتے ہیں
کہاں ہیں جو ہوتے ہیں اس پر نثار — جھکاتے ہیں سر اپنے کو کر کے پیار
کہاں ہیں جو رکھتے ہیں صدق و ثبات — گرو سے ملے جیسے شیر و نبات
کہاں ہیں جو اس سے کچھ پاتے ہیں — تعشق سے قربان ہو جاتے ہیں
کہاں ہیں جو الفت سے سرشار ہیں — جو مرنے کو بھی دل سے طیار ہیں
کہاں ہیں جو وہ بخل سے دور ہیں — محبت سے نانکؒ کے معمور ہیں
کہاں ہیں جو اس راہ میں پرجوش ہیں — گرو کے تعشق میں مدہوش ہیں
کہاں ہیں وہ نانک کے عاشق کہاں — کہ آیا ہے نزدیک اب امتحاں

گرو جی کے اس راہ پہ ہوویں فدا
وہ چیلا نہیں جو نہ دے سر جھکا۔

جو لوگ اپنے مرشد کامل کی نیکی کی تحریک میں چندہ دیتے ہیں ان کے لئے مہاراج فرماتے ہیں۔

اوچّں تھاں سوہاونا اوپر محل مسار
سچ کرنی دے پائیے در گھر محل پیار

جو لوگ راستبازی کے کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ اور خدا سے ڈرتے ہیں۔ انہیں بہشت کے بالاخانوں میں جگہ دی جائیگی۔ جو نہایت خوبصورت مکان اور آرام کی جگہ ہے۔ مہاراج نے قرآن سے ہی اس بات کا ثبوت دیا ہے۔ اولئک یجزون الغرفۃ حسنت مستقرًا ومقاما۔

مہاراج جی کے نزدیک مرنے کے بعد جی اٹھنا سچ ہے۔ آپ چاہتے ہیں۔ کہ میری اس نیکی کی تحریک دگور مکھی طبع قرآن میں حصہ لینے والوں کے گناہ بخشے جاویں اور اس عظیم الشان کار خیر میں لوگ فوج در فوج حصہ لیں تو آپ کے ایسے چیلے اور مسلمان مرید۔ خدا تعالےٰ کی مرضی کے نیچے آجاویں۔ یعنی خدا ان سے راضی ہو جاوے اور بہشتی لوگ کہلاویں۔

توں مارے جوالیں بخش ملا
جیوں بھاویں تیویں نام جپا

یعنی تو مار کر زندہ کرنے والا ہے۔ اور گناہ بخش کر پھر اپنی طرف ملانے والا ہے۔ جس طرح تیری مرضی ہو تو اسی طرح پرستش کراتا ہے۔

چنانچہ آپ کا یہ شعر اس آیت کا ترجمہ ہے قرآن شریف پڑھو اور دیکھو قال من یحی العظام وھی رمیم قل یحییھا الذی انشاھا اول مرۃ وھو بکل خلق علیم. غافر الذنب وقابل التوب.

مہاراج جی نے اس آیت کے ارشاد کے بموجب اپنا عقیدہ ظاہر کر دیا ہے۔ کہ ہڈیوں کو نئے سرے زندہ کرے گا۔ جس نے پہلی دفعہ پیدا کیا۔ پھر وہ مرنے کے بعد بھی پیدا کر دے گا۔ گناہوں کو بخشتا اور توبہ قبول کرتا ہے۔

مہاراج جی کی یہی خواہش ہے۔ کہ وہ لوگ جو ہم سے اپنا تعلق ظاہر کرتے ہیں۔ یا ہم سے فیض پانا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو وہی عقاید بتائے جاوینگے جن سے ان کے گناہ بخشے جاویں۔ اور مرنے کے بعد فرّخ لوگوں یعنی زندہ لوگوں میں شمار ہوں۔

پس گورو نانکؒ کے پیارو اگر یہی مرتبہ حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو گورمکھی ترجمہ قرآن پاک کو سر اور آنکھوں سے لگاؤ اور اسکو گھر میں رکھ کر برکت ڈھونڈو۔ قیامت کے متعلق لوگوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں

ہیبت تس دناں دی جس دن عدل کرے
باب ہمارے رکھن دین کیا حکم چڑھے

یعنی قیامت کے خوف کو ہر وقت مد نظر رکھو اور اللہ کے حضور دعا کرتے رہو۔ اور نیک راہ اختیار کرو تاکہ قیامت کے روز سرخروئی نصیب ہو۔

گورو صاحب چاہتے ہیں کہ سب لوگ راہ ہدایت پر قدم زن ہو کر خدا کے مقرب بن جائیں۔ اس درگاہ میں تم کو عزت ملے۔ اور اللہ تمہارے دلوں میں آباد ہو۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

اک تل پیارا وسرے روگ وڈا من ماہیں
کیوں درگاہ پت پائیے جاں ہر وسے من ماہیں

یعنے اگر ذرہ بھر محبوب فراموش ہو جاوے تو میرا دل بہت بیمار ہو جاتا ہے۔ اور اس درگاہ میں کیونکر عزت ملے اگر اللہ دل میں آباد نہ ہو۔ اور یہ آپ نے قرآن شریف ہی سے استنباط کیا ہے۔

"اذکرونی اذکرکم ان الابرار لفی نعیم علے الارائک ینظرون. عباد مکرمون من کان فی ھذہ الاعمی فھو فی الاخرۃ اعمی" ترجمہ

تم مجھ کو یاد کرو میں تم کو یاد کروں گا۔ نیکوکار آدمی خدا سے دل لگاتے ہیں۔ اور اس کی نعمتیں کھاتے ہیں اور تختوں پر بیٹھے خدا تعالیٰ کو دیکھینگے۔ وہ عزت پانے والے ہوں گے۔ اور جو قرآن کو پڑھیں گے وہ دونوں جہان کے درشن پانے والے ہوں گے۔ یعنی خدا تعالےٰ ان کے دلوں کو اپنی مہربانی سے اس دنیا میں بھی مالا مال کرے گا۔ اور آخرت میں بھی یعنے مرنے کے بعد بھی اونچے اونچے مقامات میں جگہ دے گا۔ کیونکہ ایسے لوگوں نے قرآن شریف کو زندگی میں پڑھا تھا۔ اور عمل بھی کیا تھا۔ جیسا کہ آپ کا یہ ارشاد ہے۔

جنہاں درشن اِت ہے اُنہاں درشن اُت
جنہاں درشن اِت نا اُنہاں اِت نہ اُت

یہ قرآن شریف کی طرف اشارہ ہے۔ کہ اس کتاب کے درشن پاؤ۔ تو عمل بھی کرو۔ تاکہ مرنے کے بعد بھی خدا تم سے راضی رہے۔ اگر قرآن شریف نہ پڑھو۔ اور عمل نہ کرو گے تو دونوں جہان میں بے خبر رہوگے۔

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جلدی قرآن شریف سیکھنے کی کوشش کرو۔ تاکہ دونوں جہان کے درشن ملیں اور مرنے کے بعد ایسے قرآن پڑھنے والوں کو مہاراج بھی درشن دیویں۔ بلکہ اس دنیا میں بھی قرآن پڑھنے والے

کو خواب میں درشن دے سکتے ہیں۔ اور باتیں کر سکتے ہیں یا عالم کشف میں مہاراج سے مل سکتے ہیں۔

مہاراج فرماتے ہیں۔ کہ میں نے خدا کی الہامی کتابوں کو پڑھا۔ مہاراج کا شعر سنو!

م۔ مرشد من توں من کیتباں چار
من توں اک خدائے نوں خاصہ جس دربار

یعنے رسول اللہ محمدؐ نبی کو مان اور چار کتابوں کو الہامی یقین کر کے اس کا مطالعہ کرو۔ وہ چار کتابیں قرآن شریف۔ توریت۔ زبور۔ انجیل ہیں۔

ان چاروں کتابوں سے نیکیاں حاصل کر۔ پھر آپ قرآن مجید کے متعلق فرماتے ہیں۔

کل پروان کتیب قرآن
پوتھی پنڈت رہے پران

یعنی اس موجودہ کل یگ یا فیج اعوج کے زمانہ میں قرآن پاک ہی معرفت اور گیان دے سکتا ہے پوتھی پنڈت اور پرانوں وغیرہ کا زمانہ جاتا رہا۔

KHILAFAT LIBRARY

ہندو دھرم اور سکھ مذاہب

گورونانک رحمۃ اللہ علیہ کے اہم ارشادات

سکھ دہرم کے متعلق خاکسار اڈیٹر نور نے جس قدر تبلیغی میٹریل اور معلومات مہیا کئے ہیں مجھے خوشی ہے۔ کہ الحمد للہ اب اس کی اشاعت کا دائرہ دن بدن وسیع ہو رہا ہے۔ چنانچہ اڈیٹر صاحب وطن نے میری ان معلومات سے مستفیق ہو کر وطن میں یہ مضمون لکھا۔ جو درج ذیل ہے اگرچہ انہوں نے ماخذ کا حوالہ نہیں دیا۔ مگر مجھے پروا نہیں۔ کیونکہ میری غرض تو اشاعت ہے (اڈیٹر)

(۵) سوتک پاتک اور سکھ

سکھ مت میں سوتک پاتک کی رسم کو بالکل بیہودہ رسم قرار دیا گیا ہے۔ اور اس دہم پرستی کے مٹانے کی کوشش کیگئی ہے۔ ملاحظہ ہو گرنتھ صاحب وار آسا محلہ پہلا

جے کر سوتک منیئے سب تے سوتک ہوئے
گوہے اتے لکڑی اندر کیڑا ہوئے
جیتے دانے ان کے جیہاں باجہ نہ کوئے
پہلا پانی جیو ہے جت ہریا سب کوئے
سبھو سوتک بھرم ہے دوجے لگے جائے
جمنا مرنا حکم ہے بھاویں آوے جائے
کھانا پینا پوتر ہے دتونے رزق سبھائے
نانک جنہاں گورمکھ بجھیا تناں سوتک نائیں

مطلب یہ ہے کہ اگر ہم سوتک کو مانیں تو دنیا میں کوئی چیز سوتک سے خالی نہیں۔ گوبر جس سے برہمن رسوئی لیپتے ہیں۔ اور لکڑی جس کی آگ سے کھانا پکایا جاتا ہے اس میں بھی کیڑا موجود ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ بات ہے کہ سب اناج کے دانوں میں کیڑا ہوتا ہے۔ اور سب سے اول تو پانی کی بوندیں کیڑے موجود ہیں۔ اور تمام نباتات اور انسانی حیات کا مدار پانی پر ہے۔ سب سوتک بالکل مفضول اوہام ہیں۔ کیونکہ ہر انسان اللہ تعالیٰ کے حکم سے پیدا ہوتا ہے۔ اور مرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو کھانے پینے کی حلال اور پاک چیزیں عطا فرمائی ہیں۔ ان میں کسی سوتک کا ماننا کفران نعمت ہے اے نانک! جنہوں نے اس وحدہٗ لاشریک لہٗ کی ذات پاک پہچان لی۔ وہ ہندوانہ وہمی سوتک سے بالکل کنارہ کش ہو گئے۔

(۶) اوتار اور سکھ

مسلمانوں کا خیال ہے کہ خدا اپنی مخلوق کی ہدایت کیلئے سندیسہ پہنچانے والا شخص بھیجتا ہے۔ اور ہندوؤں کا خیال ہے کہ پرمیشور بندوں کی خاطر انسانی جنم لیتا ہے۔ جسے وہ اوتار کہتے ہیں۔ یہ شخص چند روز دنیا میں رہ کر پھر اور انسانوں کی طرح فوت ہو کر اوتار کے جسم کو چھوڑ دیتا ہے۔ اس سے زیادہ مہلک اور خطرناک اور گمراہ کن غلطی انسان سے سرزد نہیں ہو سکتی کیونکہ اللہ تو وہ ہے۔ جو پیدا ہونے اور جون میں آنے سے پاک ہے۔ جو پیدا ہو اور مر جائے وہ مخلوق ہے۔ پرمیشور نہیں ہو سکتا۔ اللہ ان سب باتوں سے پاک ہے۔ اللہ تو اوتاروں کا پیدا کرنے والا ہے اور ان کو مارنے والا ہے۔ باوا نانک جی نے ہندوؤں کے اوتار کے عقیدہ کو بالکل رد کیا ہے۔ ملاحظہ ہو گرنتھ صاحب رام کلی محلہ ۵۔

اوتار نہ جانے انت
پرمیشور پار برہم بے انت

مطلب وہ شخص کیونکر خدا کا اوتار ہو سکتا ہے۔ جسکو انت ہی نہ معلوم ہو۔ اوتار خدا نہیں تھے۔ بلکہ خدا کے بندے تھے۔ پھر بھلا وہ خدا کے انت۔ کہنہ اور اسرار کو کیسے پا سکتے ہیں۔ اوتاروں کو انت معلوم نہ تھا۔ ہر اوتار کے افسانے اس پر شاہد ہیں۔ ہندوؤں کے عقیدہ کی تکذیب کے لئے کیا مختصر سا دلکش فقرہ کہا ہے۔ وہ اوتار کیسے خدا ہو سکتا ہے۔ "جو نہ جانے انت"۔ گرنتھ صاحب بھیروں محلہ ۵ میں فرماتے ہیں۔

سو مکھ جلو جت کہ ٹھاکر جونی

مطلب یہ ہے کہ وہ منہ دوزخی ہے۔ جو یہ کہتا ہے کہ پرمیشور انسانی جون میں آتا ہے۔ ملاحظہ ہوں ہزارے کے شبد

بن کرتار نرکرتم جانو۔ آواجون اجے ابناشی تہہ
پرمیشور مانو۔ تات مات نہ ذات جانکر تیرپو ترکرند
کون کاج کھائیں گے تو ان دیوکے نند رسوکم مانس
روپ کھائے بسدھ سمادھ دور ناسے کو اونہ دیکھن پائے

مطلب یہ ہے۔ کہ خالق ایک ہی ہے۔ جو ظہور عالم سے پیشتر ازل سے حق ہے۔ اور آج بھی حق ہے۔ اور ہمیشہ حق رہیگا۔ وہ پیدا ہونے اور جونوں میں آنے سے پاک ہے اس کا کوئی بیٹا نہیں۔ اور نہ ہی اوسکو کسی نے جنا ہے وہ دنیا اور دنیا کے سب اوتاروں کا خالق ہے۔ کئی سدھ سمادھی لگا کر ہار چکے۔ مگر خدا کا انت نہ پا سکے۔ برہما رامچندر۔ کرشن وغیرہ مہاپرش سب آدم کی اولاد تھے۔ باوا صاحب نے ان شبدوں میں سورہ اخلاص کا ترجمہ ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ قل ھو اللہ احد اللہ الصمد۔ لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد۔ یعنی اللہ ایک ہے۔ اللہ بے احتیاج ہے۔ وہ کسی سے پیدا نہیں ہوا۔ اور نہ ہی کوئی

اس سے جنا گیا ہے۔ وہ کسی کا بیٹا نہیں۔ اور نہ ہی کوئی اس کا بیٹا ہے۔ اور نہ کوئی اس کی برابری کرنے والا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

(۷) گئو پوجا اور سکھ

سکھ فرقے میں گائے کو دیگر جانوروں کی طرح معمولی جانور سمجھا گیا ہے۔ گائے کے معاملے میں ہندوؤں اور سکھوں کا زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ہندوؤں نے گائے کو دیوی اور دیوتا بنا لیا ہے۔ حالانکہ ان کے شاستروں اور ویدوں میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔ سکھ فرقہ گائے کو معمولی جانور سمجھتا ہے۔ اور اس کے گوبر اور پیشاب کو سخت ناپاک سمجھتا ہے۔ ملاحظہ ہو گرنتھ صاحب بسنت کبیر۔

گوبر جوٹھا چونکا جوٹھا جوٹھی دینی کارا

مطلب یہ ہے کہ گائے کا گوبر ناپاک ہے۔ اور گائے کے گوبر سے چونکا لیپا گیا ہے۔ وہ بھی ناپاک ہے۔ اور یہ سب کام باطل ہیں۔ ملاحظہ ہو گرنتھ صاحب آسا پٹی محلہ ۱۔

ل مرت موڑ ہے مگدھ سبھ سب لگے تیری سیو

مطلب یہ ہے کہ گائے کا گوبر اور پیشاب وغیرہ پینے والے سادہ لوح جب بابا نانک جی کے پاس آئے۔ تو انہوں نے انہیں ان ناپاک چیزوں کے استعمال سے نجات دی

(۸) مُردے کا جلانا اور سکھ

بالکل خالی الذہن ہو کر انسان اس مسئلہ پر غور کرے تو وہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ باوا صاحب مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق دفنانے کے حامی تھے اور ہندوؤں کی طرح مُردے جلانے کے قطعاً خلاف تھے چنانچہ باوا صاحب نے فرمایا ہے۔

دنیا مقام فنا دخفائی تحقیق دل دانی
کم سر موئے عزرائیل گرفتہ دل ہیچ ندانی
زن پسر پدر برادران کس نیست دستگیر
آخر بیفتم کس ندارد چوں شود تکبیر

مطلب یہ ہے کہ دنیا فنا کا مقام ہے۔ یہ طے شدہ امر ہے خوب دل سے سمجھ کہ میرے سر کے بال عزرائیل کے ہاتھ میں ہیں۔ اسے دل تجھے کچھ بھی خبر نہیں۔ عورت۔ لڑکا باپ۔ بھائی کوئی بھی اس وقت کام نہیں آئے گا جبکہ تیری نماز جنازہ پر تکبیر پڑھی جائے گی۔ اور تو بیکس گرا پڑا ہوگا۔ ملاحظہ ہو جنم ساکھی کلاں صفحہ ۲۲۶

داغ ہو تر دھر تری جو دھوتی ہوئے سمائے
تاں کے ٹکٹ نہ آوی دوزخ سندی ہائے

مطلب یہ ہے کہ جو لوگ گناہ کے داغوں سے پاک ہو کر قبر میں جاتے ہیں۔ دوزخ کی ہوا ان کے نزدیک نہیں آتی اس تین ثبوت کی موجودگی میں کون ہے جو کہے کہ باوا صاحب مردے جلانے کے حامی تھے۔ ہرگز نہیں فیصلہ کن ثبوت ملاحظہ ہو۔ جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۵

مرے وچارا ہندڑو وچ اگے دین جلائے
جلیل ہوگئی بھسم ٹی ہو نا کوٹے اوڈائے
پڑھ کے دیکھ قرآن نوں کسوں ڈڈی سزائے

مطلب یہ ہے۔ کہ جب کوئی بےچارہ ہندو مرجاتا ہے تو ویدک دھرم کے لئے اسکو جلا دیتے ہیں۔ اس کا جسم جلکر بھسم ہو جاتا ہے۔ ہوا اسکی راکھ کو اڑا دیتی ہے ہندو کو دنیا ہی میں آگ کی نذر کیوں کیا جاتا ہے۔ اگر تو اس راز کو معلوم کرنا چاہتا ہے۔ تو قرآن شریف پڑھ کر دیکھ

(۹) تناسخ اور سکھ

باوا صاحب ہندوؤں کے مسئلہ تناسخ یعنی آواگون کے قائل نہ تھے۔ اور انہوں نے اس گمراہ کن عقیدہ کی تردید کی ہے۔ ملاحظہ ہو گرنتھ صاحب راگ گوڑی صفحہ ۳۱۹

میرا پربھو بخشے بخشنہار

مطلب یہ ہے کہ میرا اللہ غفور الرحیم ہے بخشش کرنے والا ہے۔ وہ مجھ پر بخشش فرمائیگا۔ معلوم ہوا کہ تناسخ کی رو سے تو ایک ذرہ برابر گناہ بھی بخشا نہیں جا سکتا ملاحظہ ہو گرنتھ صاحب ملار محلہ صفحہ ۲۱۴

کہت نانک کون بدھ کرے کیا کوئی
سوی مکت جاکو کرپا ہوئی

تناسخ کار داس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔ مطلب صاف ہے۔ کہ انسان خواہ لاکھ کوشش کرے۔ لاکھ جتن کرے۔ اور نہ تو پاؤں مارے تو بھی کچھ نہیں کر سکتا لیکن اللہ تعالیٰ جسکو چاہے اور جسپر اپنا فضل و کرم کرے۔ وہی نجات پا سکتا ہے۔ انسانی کوشش کسی کام نہیں آسکتی۔ ملاحظہ ہو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ا صفحہ ۸۹

اللہ الکھ اگم قادر کرن ہار کریم

آگے چلکر گوڑی محلہ میں ہے۔

کرن کراون کرنے جوگ
جو تس بھاوے سوی ہوگ

مطلب یہ ہے کہ اللہ ہر چیز کا خالق ہے۔ اور ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اور وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ا صفحہ ۳۲۔

لکھ چوراسی بھرم بھرم بھرم ہوئے خوار

مطلب یہ ہے کہ ہندو لوگ جو تناسخ کے وہم میں پڑے بھٹک رہے ہیں۔ کہ وہ چوراسی لاکھ جونوں میں سے ہو کر گذریں گے۔ محض وہم ہی وہم ہے۔ ایسا وہم رکھنے والے ناحق ذلیل اور خوار ہوئے ہیں۔ ملاحظہ ہو گرنتھ صاحب رام کلی محلہ پہلا۔

ایہو جنم نہ مرین نہ آوین جائیں
نانک گور مکھ من سمجھائیں

مطلب یہ ہے کہ یہی جنم ہے۔ اس کے بعد قیامت تک نہ کوئی دوسرا جنم لے کر دنیا میں آتا ہے۔ اور نہ دوبارہ مرتا ہے مگر اس راز کو وہی سمجھ سکتے ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل سے سمجھا دے۔ ملاحظہ ہو گرنتھ صاحب شلوک محلہ ا صفحہ ۷۲۵۔

آپ گیا بھو بھرم گیا جنم مرن دکھ جا

مطلب یہ ہے۔ کہ جب انسان پر موت طاری ہوگی۔ تو اس وقت اس کا آواگون کا وہم دور ہو جائے گا۔ اس وقت اسے علم ہوگا۔ کہ ۸۴ لاکھ جونوں کے جنم مرن کا قصہ محض وہم تھا۔

الغرض ہندو دھرم کے نو اصول تھے۔ اور حضرت گورو نانک رحمۃ اللہ علیہ نے نو کے نو اصولوں کی تردید کر دی ہے۔ ان حالات میں کوئی سکھ یہ دعویٰ نہیں کر سکتا ہے۔ کہ سکھ مذہبی طور پر ہندو ہیں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینیجر)

پیغمبر اسلام واقعی رحمۃ للعالمین ہیں

KHILAFAT LIBRARY

(سوامی بیج ناتھ جی بی اے بسنیاسی کی تصریحات)

محمد رسول اللہ سے سب سے زیادہ ظلم روا رکھے گئے

دنیا کے تمام پیغمبروں اور اوتاروں میں سب سے زیادہ ناانصافی اگر کسی شخص کے ساتھ کی گئی ہے۔ اور سب سے زیادہ ظلم اگر کسی پر روا رکھا گیا ہے۔ اور سب سے زیادہ جھوٹ اگر کسی کے ساتھ بولا گیا ہے۔ تو وہ رسول عربی حضرت محمدؐ بن عبد اللہ ہیں۔ بہت کم دنیا کے مصلح ریفارمر امام اوتار اور پیغمبر ہیں۔ جن پر خود اپنوں اور غیروں کیطرف سے ظلم و زیادتی نہ کی گئی ہو۔ حضرت ابراہیم ذکریا حضرت یحییٰ و حضرت موسٰے۔ حضرت عیسٰے، مہاتما بدھ۔ زردشت سری کرشن۔ سری رام چندر سے لیکر گورونانک اور سوامی دیانند تک کے ساتھ ظلم اور زیادتی کی گئی حضرت ابراہیم پر نمرود نے ظلم کیا اور ان کو آگ میں پھونک دیا۔ حضرت ذکریا کو آرہ سے چیر کر دو ٹکڑے کر دیا گیا حضرت موسٰے پر فرعون نے ستم ڈھائے۔ اور یہودیوں نے حضرت عیسٰے کو سولی پر چڑھا دیا۔ مہاتما بدھ۔ زردشت سری کرشن۔ سری رام چندر پر ان کے عزیزوں اور ہم قوموں نے ظلم کئے۔ اسی طرح گورونانک کو بھی ستایا گیا۔ اور سوامی دیانند کو برہمنوں نے تکلیف دی۔ یہاں تک کہ ان کو زہر دیدیا گیا۔ اس طرح کے ظلم پیغمبر اسلام پر بھی بیشمار کئے گئے۔ اور پتھر برسا کر ان کو لہو لہان کر دیا گیا ان کا بائیکاٹ کیا گیا۔ اور ہر قسم کی امداد بند کر دی گئی۔ ان کے راستے پر کانٹے بچھائے گئے۔ ان کی پیٹھ پر اونٹ کی غلاظت بھری اوجھڑی لاد دی گئی۔ ان کے ساتھیوں پر طرح طرح کے ظلم توڑے گئے ان کے قتل کی سازش کی گئی انکو وطن سے جلا وطن کیا گیا۔ اور پھر ان کا تعاقب بھی کیا گیا کہ مل جائیں تو قتل کر دیں۔ اور جب اس میں بھی کامیابی نہ ہوئی۔ تو ان پر حملے اور یورشیں ہونے لگیں۔ اور اپنوں نے دوستوں کو بھڑکا کر ان کو بھی ظلم اور ستم پر آمادہ کر دیا جو ساری عمر تکلیفیں دیتے رہے۔ لیکن یہ سب ظلم اور زیادتی قابل برداشت تھی۔ اور پیغمبر اسلام نے ان کو بخندہ پیشانی برداشت کر لیا۔ اور یہ ایسے مظالم تھے جو دوسرے پیغمبروں اوتاروں اور رشیوں پر بھی کئے گئے تھے۔ گو کسی رشی منی یا پیغمبر پر اتنے ظلم نہ کئے گئے ہوں لیکن ان سب سے زیادہ جو ظلم پیغمبر اسلام پر کیا گیا وہ یہ تھا۔ کہ طرح طرح کے بہتان آپ پر تراشے گئے۔ اور قسم قسم کے الزام لگا کر آپ کو دنیا کی نگاہوں میں وحشی خونخوار اور بے رحم دکھایا گیا۔ اور جھوٹے سچے واقعات کی بنا پر آپ کو بدنام کرنے کی کوشش کی گئی۔

اسلام اور عیسائیت

چونکہ عیسائیت اسلام کو اپنا حریف سمجھتی تھی۔ اور اسلام کے مقابلہ پر اس کا پیش کرنا شروع کر دیا۔ جو ہندوستان کی تہذیب و روایات کے خلاف تھا۔ اس کا مقصد بھی یہی تھا۔ کہ اہل ہند کو پیغمبر اسلام سے نفرت پیدا ہو تاکہ عیسائیت کے لئے دروازہ کھلے۔ چنانچہ ہندوستان کی تہذیب و روایات کو سامنے رکھتے ہوئے سب سے زیادہ آسان یہ نظر آیا کہ پیغمبر اسلام کو ایک خونخوار اور بیرحم انسان دکھلایا جائے۔ یہی کیا گیا اور اس میں اس وجہ سے ایک حد تک کامیابی نظر آئی۔ ہندوؤں نے اسلامی تاریخ اور مذاہب اسلام اور بانی اسلام کی سیرت کا کبھی مطالعہ نہیں کیا۔ عیسائیوں نے جھوٹے سچے واقعات کو جس طرح چاہا رنگ آمیزی کے ساتھ پیش کر دیا۔ اور ہندوؤں نے سچ سمجھ کر ان کو قبول کر لیا۔ اور اسی کے ساتھ رائے قائم کر لی۔ اس ناخوشگوار کیفیت میں اور اضافہ ہو گیا۔ اور فرقہ وارانہ کشیدگی نے بہت زیادہ بری صورت حال پیدا کر دی

لیکن حقیقت بہر حال حقیقت ہے۔ اور اگر بغض و عناد کی پٹی آنکھوں سے اتار دی جائے تو پیغمبر اسلام کا نورانی چہرہ ان تمام داغ دھبوں سے پاک نظر آئیگا جو ملے جاتے ہیں۔ کہ آپ کے چہرہ پر ہیں۔ آجکل آریہ سماج اور اسلام میں گویا ایک طرح کا جنگ برپا ہے اور اس نے دونوں کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور سب سے زیادہ نقصان ملک کو پہنچ رہا ہے۔ گو میں جنگ جو فریقوں میں سے ایک فریق کا ممبر ہوں۔ اور اس طرح خود ایک فریق ہوں۔ مگر میرا یہ خیال ہے۔ کہ یہ جنگ کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ اور جس قدر جلد ختم ہو جائے اسیقدر بہتر ہے۔ اور اس کے خاتمہ کی صورت اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ ٹھنڈے دل سے پیغمبر اسلام کے اعمال و اقوال کو دیکھا جائے۔ اور جو غلط فہمیاں ہیں وہ دور کی جائیں۔ اسیطرح ویدک دھرم کا مطالعہ کیا جائے اور اس کے متعلق جو بدگمانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ وہ رفع کیجائیں۔

آریہ سماج کو اسلام کا شکرگذار ہونا چاہئیے

در حقیقت آریہ سماج کو اسلام کا شکرگذار ہونا چاہیئے کہ اس کی تیرہ سو سال کی محنت سے مورتی پوجا نہ صرف یہ کہ دنیا سے اٹھ گئی۔ بلکہ ہندوستان کی فضا بھی اس کے لئے تیار ہو گئی۔ اور آریہ سماج کو جتا جتایا اور تیار کھیت مل گیا۔ اسلام کو یا مسلمانوں کو خوش ہونا چاہیئے۔ کہ غیر خدا کی پرستش جس کے مٹانے کے لئے اسلام آیا۔ اس کا ایک معین پیدا ہو گیا۔ جو ہندوستان میں خدا پرستی قائم کرنا اور بت پرستی کو دور کرنا چاہتا ہے ہندوستان کے مناسب حال وہی الزام پیغمبر اسلام پر لگا کر آپ کو بدنام کرنے کی کوشش کی جاتی تھی۔

پیغمبر اسلام تمام الزامات سے بری ہیں۔

ایک الزام یہ کہ آپ سخت جنگجو تھے اور ہمیشہ اپنے پڑوسیوں اور ہم وطنوں سے لڑتے رہے دوسرا الزام قربانی کی بنا پر بے رحمی اور خونخواری کا ہے ہندوستان کی تہذیب اس قسم کی واقع ہوئی ہے۔ کہ ایسے الزامات کو بہت جلد قبول کر لینے کی صلاحیت یہاں کے لوگوں میں پیدا ہو گئی ہے۔ بودھ ازم اور جین ازم کیوجہ سے اہنسا کا خام خیال دلوں میں جاگزیں ہو چکا ہے۔ اس بنا پر اس الزام کو بلاتحقیق قبول کر لینے کی استعداد پیدا ہو گئی ہے اور یہ حقیقت دنیا کے سامنے آگئی ہے۔ کہ پیغمبر اسلام نے ایک جنگ بھی ...... جارحانہ نہیں کی بلکہ ہر ایک موقعہ پر مدافعانہ لڑائی لڑنے پر آپ کو مجبور کیا گیا۔ مگر اس الزام سے میں اس مضمون میں بحث نہ کرونگا۔ کیونکہ یہ اب اتنا وقیع نہیں رہا۔ اور اصل حقیقت بے نقاب ہو چکی ہے۔

البتہ دوسرے الزام بے رحمی و سنگدلی کے متعلق

KHILAFAT LIBRARY

اس مضمون میں بحث کی جائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر اقوال و اعمال کا سرسری نظر سے بھی مطالعہ کیا جائے تو پیغمبر اسلام پر بے رحمی اور سنگدلی کا الزام لگانا حد درجہ کی بے رحمی اور سنگدلی کا ثبوت دینا ہے۔

سب سے پہلی چیز تو یہ ہے کہ خدا نے پیغمبر اسلام کے متعلق یہ دعوےٰ کیا ہے۔ کہ ہم نے تم کو کائینات کے لئے سراپا رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہے۔ کہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اے محمدؐ ہم نے تم کو نہیں بھیجا۔ مگر تمام عالموں کے لئے رحمت بنا کر یعنی ہر ایک عالم کے لئے سراپا رحمت و شفقت بنا کر بھیجا ہے یہ دعوےٰ محدود نہیں بلکہ عام ہے۔ یعنی خدا نے یہ دعوےٰ نہیں کیا کہ ہم نے محمد صلعم کو صرف مسلمانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ بلکہ اس دعوےٰ میں عالم انسانیت کی بھی قید نہیں ہے۔ بلکہ جتنے بھی عالم ہیں۔ یعنی خواہ عالم انسان ہو۔ اور خواہ عالم حیوان۔ یا عالم نباتات ہو یا جمادات غرضیکہ کل کائنات اس دعوےٰ میں شامل ہے۔ اور کائنات کی ہر مخلوق پر سراپا رحمت بنا کر آپ کو بھیجنے کا دعوےٰ خدا نے کیا ہے۔

پیغمبر اسلام واقعی رحمتہ للعالمین ہیں

پیغمبر اسلام کے متعلق یہ ایک دعوےٰ ہے۔ جو ڈنکے کی چوٹ کیا گیا ہے۔ اور صدہا سال تک کسی معاند اور دشمن کو بھی اس دعوے کے جھٹلانے کی ہمت نہیں پڑی۔ پیغمبر اسلام کو ایسی قوم اور ایسے لوگوں سے سابقہ پڑا تھا۔ جو شب و روز ٹوہ میں لگے رہتے تھے۔ کہ کوئی الزام لگائیں۔ یا موقعہ ملے تو جھٹلائیں۔ یا کوئی غلط دعوےٰ ہو۔ تو اس کی تردید کریں۔ مگر ۱۳۰۰ سال کی مدت میں کسی ایک متنفس کو بے رحمی اور سنگدلی تو ایک طرف رہی معمولی سے معمولی الزام لگانے کی جرأت نہ ہوئی حالانکہ منافقین کی ایک جماعت اندرونی اور بیرونی زندگی کے ایک ایک خط و خال سے واقف اور آگاہ تھی۔ اور ان کے سامنے اسی خدا کا جسکو وہ جھٹلاتے تھے۔ یہ دعویٰ تھا۔ کہ ہم نے آپ کو سراپا رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اگر اس دعوے کے خلاف دشمنوں کو ذرا بھی گنجائش ملتی۔ تو وہ فوراً اعتراض کرتے اس دعوے کو جھٹلاتے۔ مگر باوجود انتہائی دشمنی اور عداوت کے شب و روز کی ٹوہ اور فکر کے باوجود صرف ایک ہی الزام لگا سکے کہ آپ بت پرستی کے خلاف وعظ کہتے ہیں۔ اور ہمارے مذہب سے ہماری قوم کو گمراہ کرتے ہیں۔ اور ہمارے باپ دادا جن بتوں کی پرستش کرتے تھے ان سے ہمیں باز رکھنا چاہتے ہیں۔ بس یہی ایک الزام تھا۔ جو آپ پر لگایا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ کوئی دوسرا الزام نہیں لگایا گیا۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بے رحمی اور سنگدلی کا اگر کوئی ایک واقعہ بھی ملتا۔ تو ایسے اشد شدید مخالفین کی نظر اس پر ضرور پڑتی۔ اور خدائی دعوے کی تردید اور اسکو جھٹلانے کے واسطے الزام دہی کے لئے اسے ضرور پیش کیا جاتا۔

اس کے بعد مکرر دعوےٰ کیا گیا۔ اور آپ کو رؤف الرحیم کے خطاب سے پکارا گیا۔ پھر بھی خدائی دعوے کو جھٹلانے کی کسی کو ضرورت نہ پڑی۔ پیغمبر اسلام اس خدائی دعوے کے اس قدر مصداق تھے۔ اور آپ کی زندگی اس قدر سراپا رحمت اور شفقت تھی۔ کہ خدا کو حد سے زیادہ نرمی کے متعلق آگاہ کرنا پڑا۔ کہ اس قدر نرمی بھی مناسب نہیں۔ اور ارشاد فرمانا پڑا۔ واغلظ علیہم تھوڑی سی سختی بھی کیجئے۔ جس خدا نے یہ کہا ہو۔ کہ اے محمد تمہاری ذات رؤف الرحیم ہے۔ وہ درشتی کا حکم اس وقت تک نہیں دے سکتا۔ جب تک اس قدر رحمت و رافت کا اظہار نہ ہوا ہو۔ جو حد اعتدال سے تجاوز کر گیا ہو۔ (ماخوذ)

انقلاب افغانستان پر ایک نظر

یورپ سے واپس آتے ہی کنگ امان اللہ نے اپنی گورنمنٹ کے ایک بڑے افسر کا ایک خفیہ خط پکڑا جسمیں ان کے خلاف سازش کیگئی تھی۔ یہ خط چند دوسرے افسروں اور ایک غیر ملکی کے نام تھا۔ جو ان دنوں ہی افغانستان آیا تھا۔ اور مختلف بھیسوں میں مختلف ملاؤں سے مل رہا تھا۔ اس خط میں کیا کچھ لکھا تھا۔ وثوق سے نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن اتنا بیان کیا گیا ہے کہ لکھنے والے نے مد مقابل کو یقین دلایا تھا۔ کہ کنگ امان اللہ خاں کی غیر حاضری میں ہم نے ان کے خلاف کافی سے زیادہ پروپیگنڈا کر دیا ہے۔ اگر وہ ملک کے انتظام حکومت میں کوئی اصلاحی پروگرام جاری کریں گے۔ تو مخالفت خود بخود پھوٹ نکلے گی۔

سازش کے متعلق وزارت کے سامنے افسر مذکور سے گفتگو

جب کنگ امان اللہ نے یہ خط پکڑا تو چند دن خاموش رہے۔ لیکن ایک دن اپنی وزارت میں اس کا ذکر بھی کر دیا جس افسر نے یہ خط لکھا تھا۔ وہ بھی حاضر تھا۔ کنگ امان اللہ اس کا دستخط پہچانتے تھے۔ انہوں نے تخلیہ میں اس سے کہا۔ کہ تم نے میری مخالفت کر کے ملک و وطن کے ساتھ سخت غداری کی ہے۔ میں اگر چاہوں تو تمہیں اسکی سخت سزا دے سکتا ہوں۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ کن ترغیبوں سے تم نے یہ حرکت کی ہے۔ اگر تم آیندہ کے لئے محتاط رہنے کا وعدہ کرو۔ تو تمہاری اس غلطی کو معاف کیا جا سکتا ہے۔ واقف کاروں کا بیان ہے کہ افسر مذکور نے ارتکاب جرم سے انکار کیا۔ لیکن جب کنگ امان اللہ نے اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا خط وزارت کے سامنے رکھا تو وہ لاجواب ہو گیا۔ اور تسلی بخش جواب نہ دے سکا۔ لیکن اس کے باوجود کنگ نے کہا کہ یہ لوگ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ہیں۔ میں اپنے وطن کا بہی خواہ اور اسکو مہذب بنانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

دورۂ یورپ سے واپس آکر شاہی چارج نہ لیا پہلی غلطی

یہ وہ زمانہ تھا۔ کہ جب کنگ امان اللہ کو دورۂ یورپ سے آئے چند دن ہی ہوئے تھے۔ اپنی غیر حاضری میں انہوں نے شاہ محمود خان کو وائسرا مقرر کیا تھا۔ یورپ سے واپس آنے پر بھی بادشاہی کا چارج نہ لیا۔ اور علی محمود خان ہی حکومت کرتا رہا۔ جب دوسرے بڑے بڑے افسر اور وزیر غدار ہو گئے تھے تو یقین سے نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وائسرائے نہ ہوا ہو گا۔ اسلئے

غداروں کو برسر اقتدار رہنے دینا پرلے درجہ کی پولیٹیکل غلطی تھی۔ کنگ امان اللہ خاں کو چاہئے تھا۔ کہ جب انہیں خبر ہو گئی۔ کہ ملک میں امن کے خلاف سازش ہو رہی ہے تو بطور ایک دور اندیش حکمران کے فوراً خود بادشاہ بن جاتا۔

KHILAFAT LIBRARY

غلط کار سازشی افسروں کو معاف کرنا دوسری غلطی

کنگ امان اللہ خاں کی دوسری پولیٹیکل غلطی یہ تھی۔ کہ انہوں نے اُن غلط کار سازشی افسروں کو معاف کر دیا اور انہیں سزا نہ دی۔ معاف کرنا انسانی فلاسفی میں اعلیٰ ہے اور اونچا اور مقدس فعل ہے لیکن ہر شخص کو معاف کر دینا گناہ میں شامل ہے۔ اور پولیٹیکل دشمنوں کو معاف کرنا۔ تو اپنی پولیٹیکل عدم واقفیت کا ثبوت دینا ہے۔ معاف کر دینا خدا رسیدہ لوگوں کا کام ہے۔ بادشاہوں کے نزدیک مجرموں کو معاف کرنا کچھ اور ہی معنی رکھتا ہے جس بھی بادشاہ۔ نے پالٹیکس میں معافی کو استعمال کیا۔ اس کا حشر اچھا نہیں ہوا۔

فوجی افسروں میں سازش فوجی سپاہیوں کی وفاداری

ادہر یہ سازشیں ہو رہی تھیں۔ ادہر ملاؤں کی پارٹی کو ایک غیر ملکی پیر مذہبی جذبات کو ابھار کر بغاوت کے لئے کھڑا کر رہا تھا۔ اور فوجوں میں بھی کچھ ہلچل شروع ہو گئی۔ افغانستان کی فوجیں زیادہ تربیت یافتہ نہیں۔ کنگ امان اللہ نے پہلی اصلاح یہ کی کہ فوجوں کا لباس یورپین طرز کا مقرر کر دیا فوجی سپاہیوں کو یہ پسند آیا۔ لیکن جب وہ رخصتوں پر اپنے گھروں میں گئے۔ تو دیہاتی ملاؤں نے انہیں برا بھلا کہا۔ انہیں طعنے دیئے کہ تم تو کافر ہو چکے ہو۔ کیونکہ تم نے کافروں کے کپڑے پہن لئے ہیں۔ لیکن فوجی سپاہیوں نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔ فوجی سپاہی کنگ امان اللہ کے طرفدار رہے۔ ان کی تنخواہیں بھی بڑھا دی گئیں وہ محسوس کرتے تھے۔ کہ انہیں کوئی تکلیف ہے۔ تو افسروں کی طرف سے۔ لیکن بادشاہ انکا سچا ہمدرد ہے۔

لیکن بے چارے کر بھی کیا سکتے ہیں۔ ان کا نزدیکی افسر فوج کا کمانڈر ہوتا تھا۔ اس کا حکم انہیں ماننا پڑتا تھا۔ چاہے وہ بادشاہ کے خلاف سازشی ہی کا کیوں نہ ہو۔ دوسری طرف فوج کے بڑے بڑے افسروں کی یہ حالت تھی۔ کہ رشوت پر کمر باندھ رکھی تھی۔ جو انقلاب جنوری میں ہوا اس کا علم انہیں پچھلی اگست میں ہو چکا تھا۔ اسلئے وہ سرکاری روپیہ جتنا ان سے ہو سکتا تھا۔ ہاتھ صاف کرنے لگ گئے۔

فوجی افسروں میں رشوت ستانی سپاہیوں کے خالی پیٹ

فوج میں ایک نقص یہ تھا۔ کہ سپاہیوں کے لئے جو روزانہ خوراک سرکاری گدام سے جاتی تھی۔ اسکو بڑے بڑے افسر ہضم کر جاتے تھے۔ مجھے افغانستان کے ایک۔ اعلیٰ افسر سے جن کا امان اللہ گورنمنٹ میں بہت بڑا درجہ تھا۔ گفتگو کا موقع ملا۔ اس افسر نے مجھے چند واقعات بتائے۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ فوجی افسر کس قدر غدار ہو چکے تھے۔ ایک فوجی کرنیل کو جب باغیوں کی سرکوبی کے لئے شمالی علاقہ میں بھیجا گیا۔ تو اس نے رستہ میں افغان سپاہیوں کا راشن بند کر دیا۔ اور مشہور کر دیا کہ کابل گورنمنٹ کے پاس غلہ نہیں رہا۔ اسلئے سپاہیوں کو صرف ایک وقت خوراک ملا کرے گی۔ اس حرکت سے افسر کا مقصد یہ تھا کہ فوجی سپاہیوں میں بادشاہ کے خلاف منافرت پیدا ہو۔ حالانکہ کابل گورنمنٹ افراط سے خوراک مہیا کر رہی تھی۔ لاریوں کی لاریاں بھری ہوئی بھیجی جا رہی تھیں۔ لیکن اس سامان خوردنی کو یہ افسر اپنی خود غرضی کے لئے بیچ دیتا تھا۔ اس فوجی کرنیل نے کئی لاکھ روپیہ اس طرح پیدا کیا۔ اس وقت تک فوجی سپاہیوں میں بغاوت کے جذبات پیدا نہیں ہوئے تھے۔

فوجی سپاہی اور ملاؤں کا پراپیگنڈہ کنگ امان اللہ کی تیسری غلطی

جب فوجی افسر نے سپاہیوں کو اس طرح تنگ کرنا شروع کیا۔ تو کنگ امان اللہ کا فرض تھا۔ کہ ان افسروں کو برطرف کرکے ان کو سخت سزا دیتے۔ لیکن انہوں نے پرواہ نہ کی ان کا خیال تھا۔ کہ ملا لوگ فوجی سپاہیوں کو ورغلا رہے ہیں۔ اسلئے انہوں نے ایک نیا حکم جاری کر دیا۔ کوئی فوجی سپاہی کسی ملا یا پیر کا مرید نہیں ہو سکتا۔ اس کا مدعا یہ تھا کہ فوجیوں اور ملاؤں میں جو باہمی تعلق ہے۔ وہ منقطع ہو جائے گا۔ خود سپاہیوں نے تو اس حکم کو برا نہ سمجھا لیکن ان کے رشتہ داروں کو جو ہر وقت ملاؤں کے زیر اثر رہتے ہیں ملاؤں نے یہ خیال دیا کہ امان اللہ تمہارے آدمیوں کو جو فوج میں نوکر ہیں۔ مذہب اسلام سے دور لے جا رہا ہے۔ ایک تازہ نشانی یہ ہے۔ کہ مذہب کے پاسبانوں یعنی ملاؤں سے ملنا جلنا بند کر دیا گیا ہے۔ فوجی سپاہیوں کے رشتہ داروں نے انہیں ورغلایا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بھی بادشاہ کی جانب سے کچھ کچھ بدظن ہو گئے۔ یہ وقت تھا۔ کہ بادشاہ ملک بھر کے ملاؤں کو گرفتار کر کے سخت سزائیں دیتے انہوں نے یہ سخت گیرانہ قدم نہیں اٹھایا۔ میری رائے میں یہ کنگ امان اللہ کی تیسری غلطی تھی۔ اگر ملاؤں کو سزائیں دی جاتیں تو بغاوت کا بیج جو زمین سے سر نکال رہا تھا۔ پاؤں تلے کچلا جاتا

بادشاہ کا دورہ شمالی و جنوبی کابل میں شرارتیں

جب کنگ امان اللہ نے دیکھا۔ کہ ملک میں خود غرض لوگ گورنمنٹ کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔ اور مفید اصلاحات کی مخالفت کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے بذات خود ملک کا دورہ کرنے کا فیصلہ کیا ابھی تک کابل میں شاہ ولی محمود ہی نائب السلطنت تھا۔ بادشاہ نے پہلے شمالی علاقہ کا دورہ کیا۔ بیگم ثریا بھی انکے ساتھ تھیں۔ مختلف مقامات پر جرگے ہوئے۔ اور ان میں کنگ امان اللہ نے تقریریں کیں۔ آپ پروپیگنڈہ کے قائل ہیں۔ اعتقاد تھا۔ کہ ملا لوگ میرے خلاف جو پراپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ اسکو اگر توڑا جا سکتا ہے۔ تو دلیلوں ہی سے تلوار سے بھی توڑا جا سکتا ہے۔ لیکن کنگ نے یہ طریقہ اختیار نہ کیا۔ آپ نے دو تین ہفتے سمت ترکستان میں صرف کئے۔ پھر جنوبی سمت کا رخ کیا۔ خوست اور غزنی وغیرہ میں تقریریں کیں۔ جہاں جاتے ملاؤں اور پیروں کا طلسم توڑ دیتے پٹھانوں میں انہوں نے جب اپنے خیالات پیش کئے۔ اور انہیں بتایا۔ کہ تم تاریکی میں پڑے ہو دنیا ترقی کرتی چلی جا رہی ہے میں تمہیں دوسری آزاد اور مہذب قوموں کے دوش بدوش کھڑا کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ملا لوگ اسلام کو نہیں سمجھتے تمہیں گمراہ کر رہے ہیں۔

ان تقریروں کا اثر یہ ہوا کہ خوست قندہار غزنی ہرات وغیرہ علاقوں کے باشندے سازشیوں اور ملاؤں کے

KHILAFAT LIBRARY

(بقیہ صفحہ اول)

وہ آپ سے جدا نہیں ہوسکتا۔ ہاں اگر اللہ توفیق دے تو آپ سردار دلیپ سنگھ صاحب کے نام علیحدہ پرچہ جاری کرا سکتے ہیں۔

افریقہ وغیرہ غیر ممالک کے خریداران کو اطلاع

افریقہ وغیرہ کے قریباً کل دوستوں کا چندہ اخبار ختم ہو گیا ہے اور بعض بھائیوں کی طرف تو تین تین سال کا بقایا ہے افریقہ وغیرہ میں وی۔پی جا نہیں سکتا۔ وصولی صرف دوستوں کے رحم پر ہی منحصر ہوتی ہے۔ توجہ ہو گئی تو بذریعہ منی آرڈر رقم بھیجدی ورنہ خیر۔ میں دیر سے افریقہ وغیرہ کے خریداران کو بذریعہ اخبار اطلاع دے رہا ہوں۔ کہ آپ کا چندہ ختم ہے براہ کرم جلد اپنا بقایا چندہ بھیجکر مشکور فرمادیں اس وقت سوائے بابو ایوب احمد صاحب سٹیشن ماسٹر کے اور کسی صاحب نے توجہ نہیں کی۔ نور جس خلوص قلب اور صدق نیت سے سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے اہم فرائض کو بجا لا رہا ہے آج بیگانے تک اس کے معترف ہیں۔ پھر آجکل جو میں فرقان حمید کے ہندی ترجمے ایسے عظیم الشان کام میں مصروف ہوں تو دوستوں کا یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ اول تو وہ نور کی طرف خاص اعانت کا ہاتھ بڑھائیں۔ اور اگر وہ خاص اعانت نہیں کر سکتے۔ تو کم از کم اپنا اپنا بقایا چندہ تو ضرور بھیجدیں۔ مجھے توقع رکھنی چاہیئے کہ غیر ممالک کے خریداران کی خدمت میں میری یہ یاددہانی کافی ہوگی۔ اور مجھے نام بنام یاددہانی کی ضرورت نہیں پڑیگی

نور کے خریدار توجہ فرمادیں۔ یکم اپریل کو جن بھائیوں کے نام پندرہ روز پیشتر اطلاع دینے کے بعد وی۔پی کئے گئے۔ مجھے ہر طرح توقع رکھنی چاہیئے۔ کہ یہ دوست نہ صرف اس موقع پر وی۔پی ہی وصول کرینگے بلکہ نور کیلئے ایک ایک دو دو خریدار مہیا کر کے قرآن پاک کے ہندی ترجمہ کی عظیم الشان خدمت اسلام میں ایک مجاہد کا عملی ہاتھ بٹائیں گے۔

منزل ہزار سخت ہو ہمت نہ ہاریئے

ملکی آزادی کی مہم عظیم کو سر کرنے کے لئے اہل ہند میں "ہمت" پیدا ہونے کی ضرورت ہے۔ اور مسلمان صرف اپنی "ہمت" سے ہندوستان میں اپنی مذہبی و قومی پوزیشن کو مستحکم کر سکتے ہیں، لکھنؤ کے جدید گرانقدر اخبار

روزنامہ ہمت

کا یہی شعار ہے جسکے ذریعہ سے ملک کے سر آوردہ و ممتاز ترین اخبار نویس و ادیب

سید جالب دہلوی (بانی و سابق مدیر روزنامہ ہمدم لکھنؤ)

کو پوری آزادی کیساتھ اپنے ہم قوموں و ہم وطنوں کی وہ گرانقدر خدمت جاری رکھنے کا موقعہ ملیگا جو کامل تہائی صدی سے برابر مختلف صحائف کے ذریعہ سے سرانجام دی جارہی ہے۔

شرح چندہ۔ سالانہ بارہ روپئے **قیمت فی پرچہ** دو پیسے

ابتدائی نمبر بتعداد کثیر تمام صوبوں خاصکر ممالک متحدہ کے تمام اضلاع میں بھیجے جائیں گے، لہذا اہل اشتہار کو اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور تمام درخواستیں خریداری۔ ایجنسی اور اشتہارات درج کرانیکے لئے

سید عشرت حسین

منیجر روزنامہ "ہمت"۔ ۱۸ بنیا گاڈن۔ لکھنؤ کو ارسال کرنی چاہئیں

امرت دھارا ٹورنمنٹ

امرت دھارا کے اٹھائیسویں سالانہ جلسہ پر بہت سے صحت و طاقت کے مقابلے رکھے گئے تھے۔ ۸ مارچ کو ۴ بجے شام ریورنڈ ڈاکٹر لیوکس صاحب پرنسپل فورمن کرسچن کالج نے افتتاح کرتے ہوئے کہا۔ کہ انہوں نے پہلی مرتبہ اس قسم کا ٹورنمنٹ دیکھا ہے۔ جس میں اس قدر مختلف مقابلے رکھے گئے ہوں گے۔ اور پبلک کے ہر طبقہ کے لوگوں نے اس طرح حصہ لیا ہو۔ ۸ مارچ سے ۱۱ مارچ تک یہ مقابلے امرت دھارا بھون میں ہوتے رہے۔ حاضری ہزاروں تک پہنچ جایا کرتی تھی۔ تیرنے کا چلنے کا اور رسہ کشی کا یہ تین مقابلے باہر نہر کے کنارے پر ہوئے باقی ہونگے۔ مگدر۔ وزن اٹھانا۔ گتکہ۔ بنی۔ جسمانی کمالیت اور سڈول جسم۔ مکہ بازی وغیرہ کے مقابلے امرت دھارا بھون میں ہوتے رہے۔ عورتوں کا ورزش کا مقابلہ۔ لڑکیوں کا رسی پھاندنے کا مقابلہ اور ایک سے تین سال کے بچوں کی صحت کا امتحان اتوار کو امرت دھارا بھون میں ہوا صرف مستورات شامل تھیں۔ ۱۲ تاریخ کو آخری میچ راجہ صاحب ہری کشن کول نے کرائے۔ اور تقسیم انعام کا جلسہ زیر صدارت آنریبل بخشی ٹیک چند صاحب جج ہائیکورٹ لاہور بڑی کامیابی سے ہوا۔ تقسیم انعام کرتے ہوئے آپ نے خوشنودی کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ پنجاب پر جو فرقہ وارانہ جھگڑوں کا بدنما دھبہ ہے۔ اسکو بھی یہ ٹورنمنٹ حل کر رہا ہے۔ جبکہ مسلمان۔ عیسائی۔ سکھ۔ سناتنی۔ آریہ سماجی سب اس کے اندر شامل ہیں۔ اور شوق سے حصہ لے رہے ہیں۔ پنڈت جی کی یہ مثال قابل تقلید ہے۔ جو کہ پبلک کی بہتری کے واسطے اس قسم کی کوشش کر رہے ہیں۔

انعام و تمغہ جات و کپ لینے والوں میں مندرجہ ذیل نام قابل ذکر ہیں۔

سردار مہندر سنگھ صاحب جو کہ مشہور و معروف بیدی فیملی سے ہیں۔ اور گورنمنٹ کالج میں پڑھتے ہیں۔ بنی میں اول رہے۔ مگدر میں سیکنڈ رہے۔ اور سڈول جسم میں پانچویں نمبر پر تھے۔ مسٹر عبدالحمید گورنمنٹ کالج کے طالب علم جو اولمپک کھیلوں میں ولایت جا چکے ہیں۔ وزن اٹھانے میں اول جسمانی کمالیت میں دوم اور سڈول جسم میں چہارم رہے۔ مکہ بازی میں گوروں میں سب سے اول مسٹر ہیٹن رہے۔ اور سٹوڈنٹس میں مرزا احمد طالب علم فورمن کرسچن کالج اور مسٹر محمد نعیم صاحب طالب علم گورنمنٹ کالج کے نام قابل ذکر ہیں مسٹر محمد نعیم سر فضل حسین صاحب کے سی۔ ایس۔ آئی کے فرزند ارجمند ہیں سڈول جسم میں سردار راجندر سنگھ سب سے اول رہے جب وہ کپڑے اتار کر کھڑے ہوتے تھے۔ تو معلوم ہوتا تھا۔ کہ کسی سنگتراش نے بت گھڑ کر کھڑا کیا ہے۔

جسمانی کمالیت میں اول انعام پنڈت منوہر لال جی شرما ہیڈ ہیلتھ ڈپارٹمنٹ نے بچوں۔ تین لڑکیوں اور تین عورتوں کو بھی انعام دئے گئے خود پنڈت صاحب نے اور ان کے فرزند ڈاکٹر بلدیو شرما نے

[illegible]

KHILAFAT LIBRARY

وصیت نمبر ۳۰۲۵۔ میں محمد دین ولد نور احمد قوم دہوبی پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال، تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء ساکن تھال ضلع گجرات پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰- دسمبر ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد ایک منزل مکان پختہ واقع تھال ضلع گجرات میں قیمتی ایک ہزار روپیہ ہے۔ جو بعوض مبلغ ۹۰۰ روپیہ مسمی حاکم رائے ولد بوٹا مل کے پاس گروی ہے دوسرے اراضی دس بیگھہ موروثی واقعہ رقبہ کھاریاں ضلع گجرات میں ہے۔ جو بعوض مبلغ ۸۰۰ روپیہ مسمی عالم دین ولد صاحب دین ساکن کھاریاں کے پاس گروی ہے۔ میرا گذارہ ماہوار تنخواہ پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ بیس روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جاویگا۔ فقط مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۲۸ء العبد محمد دین ولد نور احمد گواہ شد منشی سلطان عالم ساکن گوڑیالہ گواہ شد محمد احمد سٹوڈنٹ پسر موصی۔

وصیت نمبر ۲۹۷۵۔ میں عبداللہ ولد ولی محمد قوم ستم پیشہ مزدوری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۲۳ء ساکن علی پور تحصیل کبیر والہ ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱- دسمبر ۱۹۲۸ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ ماہوار آمد عشہ روپے ہے۔ لہذا تازیست اپنی ماہوار آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور بوقت وفات میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط کاتب الحروف نور محمد سکرٹری علی پور۔ العبد موصی عبداللہ ولد ولی محمد گواہ شد نور محمد سیکرٹری علی پور۔ گواہ شد اللہ دتا ولد میاں اللہ جوایا کھوکھر ساکن عاقل چک نمبر ۸ نزد علی پور ملتان۔

وصیت نمبر ۲۹۷۰۔ میں محمد شریف ولد فضل کریم قوم شیخ (خواجہ) پیشہ تجارت عمر ۲۴ برس بیعت ۱۹۱۰ء ساکن اکال گڈھ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میرا تجارت پر گذارہ ہے جس کی ماہوار آمد اوسطاً اندازاً ۳۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوا کرے گی اس کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور بوقت وفات میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد خواجہ محمد شریف احمدی حال وارد قادیان گواہ شد ضیاء اللہ مدرس ساکن سوہدرہ حال وارد قادیان۔ گواہ شد سلطان احمد سکنہ پنڈی کالو ضلع گجرات حال دار قادیان۔

وصیت نمبر ۳۰۲۷۔ میں اللہ دتا ولد میاں چھندا قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۱۷ء ساکن ہمزہ غونث تحصیل و ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ دسمبر ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ اراضی نہری چاہی ۹ ایکڑ بارانی ایک ایکڑ مکان سکنی ایک واقعہ موضع ہمزہ غونث جس کی اصل قیمت ۲۰۵۰ روپے ہے۔ مذکورہ بالا جائیداد مشترکہ ہے۔ جسمیں سے 1/2 حصہ کا مالک بندہ ہی اور 1/2 حصہ میرے چھوٹے بھائی میاں احمد دین کا ہے لیکن میرا گذارہ علاوہ اس جائیداد کے ماہوار آمد پر بھی ہے۔ جو کہ اس وقت ۴۷ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور بوقت وفات میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اس جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بعد وصیت کر کے رسید حاصل کر لوں تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جاویگا۔ فقط ۲۰- دسمبر ۱۹۲۸ء اللہ دتا ضلعدار سیکشن دریام ضلع جھنگ بقلم خود حال وارد قادیان گواہ شد عطا محمد قانون گوئے۔ لائل پور حال وارد قادیان گواہ شد محمد جلال دین پسر چوہدری اللہ دتا بقلم خود

کتابوں کی تجارت ایک اچھی اور مفید تجارت ہے

اگر آپ اس تجارت میں کچھ روپیہ لگا سکتے ہیں تو دی حسن نظامی ایسٹرن لٹریچر کمپنی لمیٹڈ کے کاغذات و قواعد مجھ سے منگا لیں۔ یہ لمیٹڈ تجارتی کمپنی ترقی و حفاظت اردو اور اشاعت طباعت وغیرہ کا پر منفعت کاروبار کرنے کے لئے دہلی میں قائم ہوئی ہے۔ اور عنقریب کاروبار شروع کرنے والی ہے آپ کا بہی خواہ مینجنگ ڈائرکٹر دی حسن نظامی ایسٹرن لٹریچر کمپنی لمیٹڈ دہلی۔

۲۰- مارچ کو ہندوستان بھر میں کئی لوگوں کو جو سازش میرٹھ کے تحت گورنمنٹ نے گرفتار کرلیا۔ اور کئی مقامات پر تلاشیاں لیں۔ ان تمام گرفتار شدگان کو میرٹھ لے جایا گیا ہے۔ جہاں ان کے خلاف زیر دفعہ ۱۲۱ تعزیرات ہند (ملک معظم کے خلاف جنگ کرنے کے الزام میں) مقدمہ چلایا جائیگا۔

—— جدید دہلی ۱۹ مارچ پہلے لندن سے خبر آئی تھی کہ یہاں کے باخبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ وائسرائے ہند نے انگلستان آنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے لیکن اب مصدقہ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ وزیر ہند نے زیادہ سے زیادہ چار ماہ کے لئے وائسرائے بہادر کو انگلستان آنیکی دعوت دی ہے۔ تاکہ بعض اہم معاملات پر بالمشافہ گفتگو ہو سکے۔ اور انہوں نے اس دعوت کو بشرط فراغت منظور کر لیا ہے۔ ملک معظم نے بھی منظوری دیدی ہے۔

—— یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے کی عدم موجودگی میں وائیکونٹ گوشن گورنر مدراس قائم مقام وائسرائے گورنر جنرل ہند کے فرائض انجام دیں گے۔

KHILAFAT LIBRARY

وصیت نمبر ۲۹۷۰ میں عبد العزیز ولد محمد دین قوم اوان پیشہ لوہار عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن بھیرہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ دسمبر ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمدنی اس وقت ۱۵ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ المرقوم ۲۷ دسمبر ۱۹۲۸ء گواہ شد عاجز محمد ابراہیم سکینڈ ماسٹر و سیکرٹری دعا یا ننکانہ صاحب حال وارد قادیان دارالامان۔ العبد نشان انگوٹھا عبد العزیز حال وارد قادیان۔ گواہ شد محمد عبد اللہ کلرک آرسنل فیروز پور ۲۷ دسمبر ۱۹۲۸ء حال وارد قادیان۔

وصیت نمبر ۳۰۰۵ میں محمد صدیق بیگ ولد میرزا صغیر بیگ قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء ساکن قصور ضلع لاہور میری اس وقت موجودہ جائیداد بصورت چار عدد مکانات واقع قصور جو میرے پاس بعوض مبلغ ۱۳۷۰ روپے رہن ہیں۔ لیکن میرا گذارہ اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ چونکہ اس وقت مبلغ ۹۰ روپیہ ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ اس جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ مرقومہ ۲۸/۱۲/۲۸ العبد موصی محمد صدیق بیگ سینٹری انسپکٹر قصور گواہ شد محمد عبد اللہ کلرک آرسنل فیروز پور حال وارد قادیان گواہ شد مرزا محمد افضل بیگ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ قصور

وصیت نمبر ۳۰۰۷ میں مسماۃ عائشہ بی بی زوجہ سید حیدر شاہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن مونگ رسول ڈاکخانہ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ دسمبر ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری موجودہ جائیداد زیورات قیمتی ۲۲۲ روپے اور مہر ۵۰۱ روپیہ ہے۔ اور ماہوار پنشن ۸ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ نیز یہ بھی لکھ دیتی ہوں کہ میری وفات کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک و قابض صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم حصہ جائیداد کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ فقط کاتب الحروف سید حیدر شاہ سیکرٹری انجمن احمدیہ مونگ رسول ضلع گجرات گواہ شد سید حیدر شاہ ولد ستار شاہ سکنہ مونگ رسول۔ العبد عائشہ بی بی بقلم خود خاوند موصیہ گواہ شد سید حیدر شاہ ولد چمن شاہ سکنہ منڈیر ضلع گجرات

وصیت نمبر ۲۹۶۳ میں محمد علی ولد نور علی قوم ارائیں پیشہ کاشت و ملازمت عمر ۵۵ سال بیعت ۱۸۹۵ء ساکن لوزن پنڈ۔ ڈاکخانہ جلو ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ جنوری ۱۹۲۹ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ اراضی تعدادی مع حصہ شاملات قسم بارانی بیس کنال مالیت ۲۰۰۰ روپیہ واقعہ موضع [illegible] تحصیل و ضلع گورداسپور اراضی تعدادی للعہ کنال امرلہ چاہی مالیت ۴۰۰ روپیہ واقعہ رقبہ قادیان تحصیل بٹالہ اور ایک مکان واقعہ محلہ دار الرحمت قادیان میں ہے۔ مالیت ۱ہ ہزار روپیہ۔ یہ کل قیمت پانچ ہزار روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت تیس روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات میری جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت کروں۔ تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جاویگا ۳ جنوری ۱۹۲۹ء العبد موصی محمد علی ولد نور علی بقلم خود گواہ شد مبارک علی پسر موصی گواہ شد رمضان علی پسر موصی گواہ شد عبد اللہ ولد محمد فاضل قادیان گواہ شد غلام محمد سیکنڈ ماسٹر ہائی سکول قادیان۔

وصیت نمبر ۲۹۷۲ میں شہربانو زوجہ قاضی محمد یوسف علی قوم راجپوت عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۱۱ء ساکن موضع منڈیخیل تحصیل گڑھ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ دسمبر ۱۹۲۸ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی و (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیورات سنہری و نقری قیمتی چھ صد روپے مہر [illegible] روپیہ فقط۔ العبد مسماۃ شہربانو موصیہ گواہ شد۔ قاضی محمد یوسف علی سگنیلر مرالہ ہیڈ ضلع سیالکوٹ خاوند موصیہ حال وارد قادیان گواہ شد فیض محمد ولد علی محمد ارائیں ساکن ڈیرہ حال وارد قادیان

وصیت نمبر ۲۹۹۳ میں عائشہ بی بی زوجہ محمد الدین قوم دھوبی عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن متھال ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) مرتے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ (۳) میری موجودہ جائیداد مہر مبلغ دو سو روپے ہے۔ جو اس وقت میرے خاوند کے ذمہ ہے فقط۔ العبد عائشہ بی بی زوجہ محمد دین ساکن متھال گواہ شد محمد دین احمدی ساکن متھال خاوند موصیہ گواہ شد منشی سلطان عالم گڑیالہ بقلم خود۔ گواہ شد بقلم خود محمد احمد سٹوڈنٹ پسر موصیہ۔

KHILAFAT LIBRARY

تبلیغ کیلئے بےنظیر کتابیں

اگر یہ سب کتابیں اکٹھی خریدیں تو نصف قیمت ورنہ سالم

آریہ مذہب کی حقیقت آریوں میں تبلیغ کے لئے بےنظیر کتاب جو حسب ذیل مضامین پر مشتمل ہے۔

(۱) آریہ مذہب میں مکتی کا دروازہ بند۔ (۲) آریہ مذہب کی تنگدلی۔ (۳) مختلف مذاہب کے ہادیوں کے متعلق آریوں کی خطرناک بدزبانی (۴) آریوں کا مسئلہ نیوگ اور انسانی غیرت (۵) مسئلہ نیوگ اور قانون (۶) ویدوں میں جدال و قتال کی خطرناک تعلیم (۷) کیا آرین وید الہامی ہیں (۸) آریہ سماج کے ممبروں کی حالت (۹) ویدوں کی اندرونی سیر (۱۰) ویدک ایشور کے کارنامے (۱۱) تناسخ کا پوداپن (۱۲) پنڈت دیانند کا سنیاس عملی کسوٹی پر (۱۳) آرین کتب میں شودھی کا دروازہ بند (۱۴) کیا آریہ سماج مذہبی سوسائٹی ہے؟ اس کتاب میں آریوں کی کل کتابوں کا عرق نکال کر رکھدیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۱۲/

ہندو دھرم کی حقیقت یعنی سناتن دھرم پر ایک تنقیدی نظر۔ آج تک مسلمانوں کیطرف سے اس مذہب کے متعلق بہت ہی کم لٹریچر مہیا کیا گیا ہے حالانکہ یہ لوگ آریوں کی نسبت اسلام کے قریب ہیں۔ اس لئے اس قابل قدر کتاب نے ایک بڑی معاری تبلیغی ضرورت کو پورا کیا ہے۔ اس معرکۃ الآرا کتاب میں حسب ذیل مضامین ہیں۔

(۱) ویدوں کی حقیقت (۲) کیا وید الہامی ہیں (۳) ہندوؤں کا مسئلہ اوتار (۴) اوتاروں کی تقسیم (۵) ست جگ کے اوتار (۶) ایشور مچھلی کے روپ میں (۷) ایشور کچھوے کے روپ میں (۸) ایشور سؤر کے روپ میں (۹) ایشور نصف انسان اور نصف حیوان کے روپ میں (۱۰) تریتا جگ کے اوتار (۱۱) ایشور باونے کے روپ میں (۱۲) ایشور کلہاڑے والے کے روپ میں (۱۳) رام اوتار (۱۴) دواپر جگ کے اوتار (۱۵) کرشن اوتار (۱۶) بدھ اوتار (۱۷) ضرورت اسلام پر سوامی دیانند کی شہادت (۱۸) مذہبی رواداری اور برکات اسلام پر ہندو لیڈروں کی شہادت وغیرہ گویا ہندوؤں کی کل کتب جو ہزارہا اوراق پر مشتمل ہیں۔ اور آج تک ان کتب میں درج شدہ مضامین کی بھنک تک مسلمانوں کے کانوں میں نہ پڑی تھی یہ ان کل کتب کا نچوڑ ہے۔ قیمت ۱۸/ ایکروپیہ آٹھ آنے

پروفیسر رام دیو کے چھ سوالوں کا جواب مشہور آریہ ایڈیٹر پروفیسر رام دیو بی اے گورنر گورو کل کانگڑی کے اسلام پر حسب ذیل چھ اعتراضات کا دندان شکن جواب (۱) قرآن مجید آنحضرت کا روزنامچہ ہے (۲) فرشتوں کا ذکر شاعرانہ ہے (۳) پردہ بری چیز ہے (۴) کثرت ازدواج زناکاری ہے (۵) گوشت انسان کی قدرتی غذا نہیں ہے (۶) قرآن مجید کی نسبت گیتا اور رامائن زیادہ پاکیزہ ہے ان سوالوں کا جواب لیا جا رہا ہے گویا کہ معترض کو گھر تک پہنچا دیا ہے۔ اور تو اور خود پروفیسر موصوف بھی الکوٹر پکار اٹھے بغیر نہ رہ سکے قیمت آٹھ آنے (۸/)

ست اپدیش یہ کتاب کس پایہ کی ہے اس کے لئے آپ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی رائے مبارک ملاحظہ کیجئے آپ لکھتے ہیں کہ کتاب ست اپدیش میں نے پڑھی مجھے یہ کتاب بہت ہی پسند آئی۔ اس کے ختم کرتے کرتے انسان کو یقین ہو جاتا ہے کہ باوا نانک صاحب مسلمان تھے اور دل اس امر پر مطمئن ہو جاتا ہے کہ یہ ایک زیر بحث مسئلہ نہیں ہے بلکہ ثابت شدہ حقیقت ہے اللہ آپ کی اس کوشش کو نیک ثمرات پیدا کرنیکا موجب بنائے میں امید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت اس کتاب سے خود بھی فائدہ اٹھائیگی۔ اور بکثرت اس کتاب کو خرید کر دوسروں میں تقسیم کرے گی دس کتابیں آپ میری طرف سے سکھوں میں تقسیم کر دیں اور قیمت مجھ سے وصول کرلیں۔ قیمت ایکروپیہ

باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ وہ جامع کتاب ہے کہ جس میں ہندوؤں کے کل عقاید وید سمرتی پران (۲) چھوت چھات (۳) تیرتھ (۴) جنیؤ (۵) مورتی پوجا (۶) ترک (۷) اوتار (۸) گؤ پوجا (۹) مردے کا جلانا (۱۰) ذبیحہ یا جھٹکا (۱۱) تناسخ (۱۲) سکھوں کے پانچ ککے۔ شری گرنتھ صاحب اور حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ حضرت موصوف نے ان عقاید کی بزور تردید کی ہے۔ برخلاف اس کے مسلمانوں کے عقائد کے گرو صاحب دل و جان سے قائل۔ مثلاً (۱) کلمہ طیبہ (۲) نماز روزہ (۳) آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم (۴) حج کعبہ (۵) قیامت پر ایمان (۶) عقیدہ ملائکہ (۷) قرآن مجید پر ایمان (۸) صوفیائے کرام اور حضرت باوا صاحب (۹) حضرت باوا صاحب کے اقوال کا ماخذ قرآن مجید ہے۔ پھر اخیر پر اس کتاب میں ایک نہایت مدلل اور مبسوط مضمون تاریخی نقطہ خیال سے درج ہے۔ جسمیں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ شاہان اسلام ہمیشہ گورو صاحبان کے حامی و مددگار رہے اور سکھ گوروؤں کے پانی کی جگہ اپنا پسینہ بہایا اس کتاب پر ہندوستان کے بیسیوں چوٹی کے اخبارات نے نہایت ہی زبردست ریویو میں یہ ثابت کیا ہے۔ کہ سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کے لئے یہ ایک بےنظیر کتاب ہے قیمت ۱۲/ مگر نور کے خریداران سے صرف ۱۸/ ایکروپیہ آٹھ آنے

سکھ اور مسلمان ایڈیٹر نور کا وہ لیکچر جو گذشتہ مرکزی سالانہ جلسے پر دیا گیا اور پھر دوستوں کے اصرار پر کتابی صورت میں شائع کیا گیا یہ لیکچر اس قدر مقبول عام ہوا کہ اس کا پہلا ایڈیشن جو دو ہزار چھپا تھا۔ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا صرف چند کاپیاں باقی ہیں سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کیلئے بہترین حربہ ہے۔ قیمت فی کاپی ۲/

مختصر تبلیغی ٹریکٹ قضیہ گاؤ ۱/ تنقیدی نظر ۱/ سکھ دھرم اور اذان ۱/ ہندو دھرم اور سوراج ۱/ اذان کا گورمکھی ترجمہ ۱/ گورو کی بانی گورمکھی ۱/ سکھ دھرم اور اللہ اکبر ۱/ جھوک مہدی ۱/ یہ چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ تبلیغ کیلئے بہت مفید ہیں۔ دس سے زائد خریدار سے قضیہ گاؤ چھ روپیہ اور باقی تین روپیہ سیکڑہ کے حساب سے لیا جائیگا۔

ملنے کا پتہ **مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور**